

نذر خلافت

07

www.tanzeem.org

مسلسل اشاعت کا
32 وال سال

تنظيم اسلامی کا ترجمان

22 ربیع المرجب 1444ھ تا 20 فروری 2023ء



تنظيم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

صلح اور جنگ، کس سے؟

آج اگر غور کیا جائے تو پورے عالم اسلام کی حالت گروگوں نظر آتی ہے۔ شیطان اور شیطانی تعلیم، کفر و الحاد، خدا اور رسول سے بغاوت اور فحاشی و عیاشی سے طبیعت ماؤں ہو رہی ہے۔ ان کی نفرت دلوں سے نکل پچک ہے۔ اس پر کسی کو غصہ نہیں آتا۔ انسانی رو اور اری، اخلاق، مرمت کا سارا ذر کفر و الحاد اور علم کی جماعت میں صرف ہوتا ہے۔ نفرت، بغاوت، عداوت کا میدان خود اپنے اعضا و بوجارح کی طرف ہے۔ آپس میں ذرا ذرا بات پر بھڑکا لڑائی ہے۔ چونا تلقین اختلاف ہوتا ہے کوئی حاکر پہنچا بنا دیا جاتا ہے۔ اخبارات و رسائل کی غذا بھی ہن کر رہ گئی ہے۔ دو قوں طرف سے اپنی پوری تو انکا اس طرح صرف کی جاتی ہے کہ گویا جہاد ہو رہا ہے۔ دو تخارب طبقتیں لڑ رہیں اور کوئی خدا کا بنہہ اپنی طرف نظر کر کے نہیں دیکھتا کہ عالم جو بہرہ رہا ہے وہ تیراں گھرستہ ہو۔ سیاست ممالک سے لے کر خاندانی اور گھریلو معاملات تک سب میں اسی کام مظاہرہ ہے۔ جہاں دیکھو «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِنْجُوُةٌ» (آل عمران: 10) کا سبق پڑھتے والے آپس میں ستم گھٹا ہیں۔ قرآن حکیم نے جہاں عفو در گز، حلم و بدباری کی تلقین کی تھی، وہاں جنگ ہو رہی ہے اور جس میا ذر جہاد کو دعوت دی تھی، وہ جاذب وحدت امت

ذمہ داروں کی یقان کے لیے خانی پڑا ہے۔ فالی اللہ المشتکی والائلہ و ایا الیه راجعون

اس شمارے میں

پاکستان کا مستقبل (۱)

صلہ رحمی

اسلام کا سیاسی نظام

جاویں کدر گھر کو میں!

مغرب میں قرآن کریم کی بے حرمت اور ...

ستی اور کسل مندی

ناپ توں میں کی گناہ حرام ہے



﴿آیات: ۱۸۱-۱۸۵﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿سُورَةُ السُّعْدَاءِ﴾

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾
وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ أَشْيَاعُهُمْ وَلَا تَعْثُوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا
الَّذِي خَلَقْتُمْ وَالْجِنَّةَ لَا وَلَيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا إِنَّا أَنْتَ مِنَ الْمُسْحَرِينَ ﴿١٨٥﴾

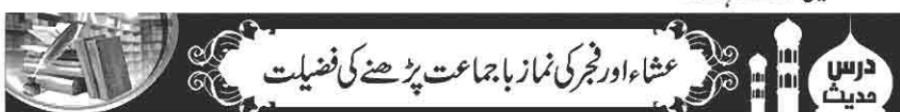
آیت: ۱۸۱) أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ (۱۸۱) ”بیانوں کو پورا بھرا کرو اور خسارہ پہنانے والوں میں سے مت ہو جاؤ۔“

آیت: ۱۸۲) وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ (۱۸۲) ”اور وزن کیا کرو سیدھی ترازو کے ساتھ۔“

آیت: ۱۸۳) وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ أَشْيَاعُهُمْ وَلَا تَعْثُوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۱۸۳) ”اور مت گھنا کر دیا کرو لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت پھر زمین میں فساد مچاتے ہوئے۔“

آیت: ۱۸۴) وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقْتُمْ وَالْجِنَّةَ لَا وَلَيْنَ (۱۸۴) ”اور ذر دوس سے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پہلی مخلوق کو بھی۔“

آیت: ۱۸۵) قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسْحَرِينَ (۱۸۵) ”انہوں نے کہا کہ تم تو بس سحر زدہ لوگوں میں سے ہو۔“
ہم تمہارے بارے میں بھی مگان کرتے ہیں کہ تم محض ایک سحر زدہ شخص ہو۔ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے جس کے زیر اثر تمیں صحیت کرتے رہتے ہو۔



عن عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (من صلى العشاء في جماعة فكان أتم ما يرضي الليل) وَمَنْ صَلَّى الصَّبْرَيْنَ فَكَانَ أَمَّا صَلَّى اللَّيْلَ كَلَّاهُ (رواية أسلم)
امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضي الله تعالى عن فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنایے کہ: ”جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ لی، وہ گویا آدمی رات تک عبادت میں مصروف رہا، اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت پڑھ لی تو گویا وہ تمام رات تک نماز پڑھتا رہا۔“

اسلام کا سیاسی نظام

عدل اسلام کا کچھ درڑ ہے۔ عدل اسلامی نظام میں روح یا ریزہ کو کبی میتھیت رکھتا ہے۔ اجتماعی زندگی کے تین پہلو ہیں۔ معاشرتی سطح پر مرد اور عورت، معاشری سطح پر آجر اور اجری، اعتمدی سرمایہ دار اور مزدور اور سیاسی سطح پر حکمران اور عوام کے حقوق و فرائض میں عدل پیدا کرنا انسان کی سب سے بڑی اجتماعی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ تو ازان عدل کا جزو لیا یہ ہے۔ چند ماہ پہلے ہم مرد اور عورت کے درمیان اسلام کے عادلانہ تو ازان کا ذکر مختصر مگر جامع انداز میں کر چکے ہیں۔ اس تحریر میں ہم سیاسی سطح پر عدل یعنی حکمران اور عوام کے درمیان عادلانہ تو ازان کے حوالے سے اسلام کے اصولوں کا ذکر کریں گے۔ کیونکہ اسلام سیاسی سطح پر صرف بنیادی اصول دیتا ہے جس کی روشنی میں وقت کے تضادوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تکمیل عادلانہ و منصفانہ نظام طے کرنا امر ہے شویزی بیہدہ کے قرآنی اصول کے مطابق مسلمانوں کے جتنی شعور اور ضریب پر چور ڈیتا ہے۔

سیاسی نظام کے حوالے سے شریعت کا پہلا اصول یہ ہے کہ اصل اور مطلق حاکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وقت کے غیر علی السلام اللہ کے خلیفہ ہوا کرتے تھے جو اللہ کے احکامات نافذ کرتے اور ان کی روشنی میں زندگی کے ایقونی معاملات طے کرتے تھے۔ ختم نبوت کے بعد جس طرح وہ ذمہ داری جو رسول ادا کرتے تھے، اس امت کو منتقل ہوئی، اسی طرح خلافت والا منصب بھی پوری امت کو بحیثیت جمیعی منتقل ہوا۔ چاروں خلافائے راشدین مختلف طریقے سے منتخب ہوئے، لہذا مسلمانوں کو آزادی حاصل ہے کہ کسی بھی انداز میں اپنا خلیفہ منتخب کر سکتے ہیں لیکن شرط صرف ایک ہے کہ انہیں قرآن و سنت کی حدود کے اندر رہنا ہوگا۔ یہاں اس تاریخی واقعہ کی مثال دینا براہما مفید ثابت ہو گا کہ جب حضرت عمر بن الخطبوٰ کوچ کے ایام میں بتایا گیا کہ کچھ لوگ فلاں شخص کو آپ کے بعد خلیفہ بنانے کا ذکر کر رہے ہیں تو انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ یہ تو لوگوں کا حق ہے کہ وہ طے کریں کہ ان کا خلیفہ کوں ہوگا گویا کسی کو اون پر جبرا مسلط نہیں کیا جا سکتا (کوئی مسلط ہو جائے تو پھر عوام کو کیا کرنا چاہئے، یہ ایک الگ بحث ہے)۔ لہذا امت مسلم کا ہر فرد "المسلم لکو المسلم" کے اصول کے مطابق اللہ کا خلیفہ ہے جو اپنا حق خلافت اپنے میں سے کسی دیانتی اور اہل شخص کے پرداز کے اُسے بطور خلیفہ چن سکتا ہے پھر بطور خلیفہ اس کی ذمہ داری یہ ہو گی کہ قرآن و سنت کی بالادقی قائم کرے اور اس کی روشنی میں باہمی مشورہ سے ایقونی معاملات طے کرے۔ پس اولی الامر منکم کے اصول کے مطابق مسلمانوں کا باہمی مشورہ سے اپنے میں کسی کو خلیفہ بنالیما اسلام کے سیاسی نظام کا دوسرا اصول ہے۔ ہم نے یہوضاحت کرنا اس لیے ضروری سمجھا کہ ہمارے ہاں اس حوالے سے وظروں انتباہی دیتے۔ ایک طرف جمہوریت پسند ہیں جو کہتے ہیں کہ جمہور کو مطلق اختیارات حاصل ہیں وہ سیاہ کرے یا سفید، اس پر کوئی قدغعن نہیں ہوئی چاہیے، لوگوں کی لوگوں پر لوگوں کے لیے حکومت ہوئی چاہیے۔ قرآن و سنت کی بالادقی کی اہمیت والے اسلامی اصول کو یا تو وہ سمجھتے ہیں یا نظر انداز کرتے ہیں۔ دوسری طرف مذہبی لوگ یہ کہ کربلا ختم کر دیتے ہیں کہ شریعت کی بالادقی قائم ہوئی چاہیے لیکن اس کے ساتھ عوامی مشائکوں اذکر نہیں کی اہمیت والے اسلامی اصول کو یا تو وہ سمجھتے ہیں یا نظر انداز کر دیتے ہیں۔

نہاد خلافت

خلافت کی پہاڑ جائیں ہو پھر استوار
اگبیں سے ہو سنگار اساف ہتکب چکر جگر

تبلیغ اسلامی کا ترجمان انجام خلافت کا فقیب

بانی: اقتدار احمد مرزا

22 ربیعہ 1444ھ جلد 32

14 فروری 2023ء، شمارہ 07

مدیر مسنون /حافظ عاکف عیید

مدیر /ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون /فرید اللہ مرتو

نگاہ طباعت: شیخ حییم الدین

پبلیش: محمد سعید احمد طباعت: شیخ احمد جوہری
طبع: مکتبہ جدید پریلے پر روڈ لاہور

مرکزی پڑھنے والی اسالی

"دارالاسلام" ممانع روڈ پہلی بجک لہور۔ پلٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markab@tanzeem.org

مقام اشتراک: 36۔ کے اقبال لانڈ لاہور

فون: 35834000، 35869501-03، 35869501-03

nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زر تعاون

اندرون ملک۔ 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

اعیانی ایورپ، اسٹریلیا، ایرلینڈ وغیرہ (10800 روپے)

درافت، فنی آرڈر یا اپنے آرڈر

مکتبہ مرکزی، امین خدام القرآن کے مدنون سے ارسال

کریں۔ جنک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مخصوص گارا حصہ اس کی قائم آراء

سے پورے طور پر مشق ہونا ضروری ہیں

"Authority" کی بینا دی وجہ یہ ہے کہ "Authority" brings responsibility and Responsibility gives "Authority". یعنی اختیار مداری سنبھالتے ہے اور ذمہ داری اختیار رکھتی ہے۔ جس کو اختیار ہواں کی اتنی تھی ذمہ داری ہے اور جس کی حقیقی ذمہ داری ہے اس کو اتنا ہی اختیار دیا گیا ہے۔ یہاں سے ہم اپنی بات کو پاکستان کے مخصوص معروضی حالات کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہمارے تھام عبیدہ داروں اور ادaroں بہول عذریہ، پارٹیٹ، انتظامی، فوج اور سیاسی حکومتوں کو معلوم ہوتا چاہیے کہ ان کا جتنا اختیار ہے اتنی ہی ذمہ داری ہے اور پوچھا آئیں کہ جدید ریاست کی اختیار ذمہ داریاں اس قدر پیچیدہ اور اپنی شکار ہیں کہ ایک طبقہ و سرے کی ذمہ داری ادا نہیں کر سکتا لہذا جب آپ کسی اور کے اختیار پر قابض ہوں گے تو محال۔ اس کی ذمہ داری بھی آپ پر آئے گی جو آپ سے ادائیں ہو سکے گی جس کے آپ جواب دہ ہوں گے۔ اسی طرح اگر کوئی فریق اپنی ذمہ داری دوسروں پر ادا دے گا تو اسے اپنے اختیارات سے بھی باختہ دھونا پڑے گا جس کے سامنے جواب دہ کرنا ہوگی۔ ذمہ داری اور اختیار کے اس توازن کو قائم کرنے کی آج ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جہاں تک اس بحث کا اعلان ہے کہ اپنی ذمہ داری دوسروں پر ادا نئے یادوں سے کے اختیار چھیننے میں پہلے کس نے کی تو یہ اندھہ مرغی والی تاریخی بحث بے لہذا ہم اس سے کنارہ کشی کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔

اس ریاست کے قیام پر فصلی بات تو اُنکی کثیر ہیں کہ یہاں میں کہیں گے لیکن آخر میں ہم سب سے زیادہ اہم اور نظر انداز کی گئی حقیقت کا ذکر کریں گے۔ جمہوریت میں عوامی حاکیت کا تصور ہے جب کہ اسلام میں اللہ کی حاکیت اعلیٰ کو کیتا تسلیم کرتے ہوئے عوامی خلافت کا تصور ہے۔ ہم حاکیت اور خلافت کے فرق کو واضح کر کچھ ہیں اپنی عوام کی اہمیت کو بھی سمجھتا ہوکا۔ کیونکہ عوام کی اخلاقی سطح اور سیاسی ثقہ پر بنیت ہے جو تو اس کی کوئی ریاست قائم ہو سکتی ہے نہ قائم ہے۔

لہذا عوام میں پہنچے اور طاقت کے حوالہ طبقہ اثر و سورہ ختم کر کے ایسے اہل لوگ جو دیانت واری اور اخلاقی کی اعلیٰ قدر و منزلت کے حوالہ ہوں ان کی صفاتیں برداشت کارانا اس عادلا ریاست کو قائم کرنے کے لیے شرط اول ہے اسی طرح عوام میں سیاسی ثقہ کے رکھنے کے لیے جنمی اتفاق اور نقصان کی اہمیت ان پر واضح کرنا اور اس کے لیے ذاتی و گروہی مفادات کو قربان کرنے کا جذبہ بیدار کرنا دوسری شرط ہے اور ظاہر ہے کہ مادہ پرستی اور مفاؤ پرستی کے مقابلے میں خدا پرستی کی بناء پر اخلاقی و اعلیٰ چیزیں بیدار کرنے کا کام کی ایسی جماعت کے بغیر ممکن نہیں جو اللہ کی واحدی اور اس کی کتاب قرآن مجید کی داعی ہے کہ امر بالمعروف اور نجیع عن المکر کا فریضہ سر انجام دینے کے لیے تن من و مسن قربان کرتے ہوئے میدان میں ڈٹ جائے۔ اللہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ یقین اقبال

موجودہ دور میں اسلام کے سیاسی نظام کی تجھ پرست اور عادالت توازن کی صحیح ترین توجیہ ہے اکثر اسلامی اپنی کتاب "پاکستان میں نظام خلافت کیا کیوں اور کیسے؟" میں کہی ہے۔ جس میں قرآن و سنت کی بالادیت اور مسلمانوں کی طرف سے حق رائے دی کے ذریعے خلیفہ کے چہاڑے کے دو قوں اصولوں کی باریکیوں کو واضح کیا گیا ہے۔ آئین میں یہ طے کیا جائے کہ قرآن و سنت سے منافی تھا تو نو اسلامی کسی سطح پر تحریک نہیں کی جائے گی۔ بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں اہل علم جو تھا اور جدید اجتماعی مسائل کے مختلف حل جو یہ کریں اور عوام الناس اپنے نہایاتیوں کے ذریعے جسیں یادہ مزدوں تھیں، اسے اختیار کریں اور اگر کوئی شخص یادہ جماعت سمجھے کہ فاسد قرآن و سنت کے دائرے سے باہر ہے تو وہ ملک کے ائمہ کی یادی حفظ عادات عالیٰ یعنی پرستی کو رکھتے ہیں جا کر قرآن و سنت اور جدید مسائل کے مابرین کے سامنے دلائل سے ثابت کر دے اور مظہور شدہ غیر اسلامی قانون کو کا بعدم قرار رکاوے دے۔ تبجا ہو تو نو اپنے انتظامیہ اسے کامل تھافتیت کے ساتھ تلفیز کرے اور قانون کی حراثتی کو تھینے بنا لے جس کے سامنے تباہی کا انتظام شہری برادر ہوں، کسی کو استثناء حاصل نہ ہو۔ ملک کا سربراہ بھی کسی غیر مسلم اقلیت کے ایک فرد کے ساتھ عدالت میں یکساں طور پر پیش ہو اور جو اسلامی قانون کی روشنی میں ازادانہ فیصلے تائیں۔ مناسب و مفہوم سے خلیفہ کے چہاڑے کے لیے بروقت، شفاف اور غیر جانبدار انسانوں میں چنان کا تسلیل ضروری ہے جس میں رکاوٹ اور اعتماد اور اعتماد کا تسلیل ضروری ہے۔ اور ہم باشی کی مسلمان سلطنتوں میں اقتدار کی جو خونری سکشی اور گردن زدی دیکھتے آئے ہیں اس سے بچا جائے اور عوامی انداز میں پہنچانے کا عمل انتہائی مناسب اور متعال انداز میں جاری و ساری رہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ رب العالمین تمام جہانوں کا صرف حاکم ہی نہیں بلکہ پورا دنگار بھی ہے لہذا اسلامی ریاست اللہ کے تابع کے طور پر شہر یوں پر اللہ کا حکم ہاندز کرنے کی یہ نیبیں بلکہ ان کی پروردش اور کفالت کی ذمہ داری بھی ہے اور در اصل یہ دونوں باقیں لازم و ملزم ہیں۔ خلافت ارشادہ میں قحط کے دوران کفالت کا محاذ کمزور پر اتو حضرت عمر بن چوہنے چوہری کی آقرآنی حد پر منی سزا عارضی طور پر مظلوم فرمائیں مثل قائم کر دی۔ اس حوالے سے بھی ہم انتہائی پسندی کا فکار ہیں۔ مذہبی طبقہ کی نظر شرعی احکامات و حدود کے نکاح پر ہے اور جدید طبقہ صرف کفالت کا عالم کے تصور کا قائل ہے جبکہ اسلام کی مذہبیں مذہبیں بلکہ اس کی اعتماد اور کفالت کی ذمہ داری بھی ہے۔

اب آپ یعنی حکمران اور عوام کے درمیان حقوق و فرائض کے توازن کی بات کرتے ہیں۔ جس طرح مرد و عورت کی آزاد مرغی سے کے گے نکاح کے نتیجے میں قائم ہونے والے گھر کا قانونی سربراہ اور کفالت کا ذمہ دار ہے اور عورت اس کی اطاعت لازم ہے، بالکل اسی طرح حکومت پر شریعت کے دائرے میں اس کی اطاعت لازم ہے، بالکل اسی طرح حکومت اس کی آزادانہ مرغی سے قائم ہونے والی حکومت کی اطاعت عوام الناس پر لازم ہے اور حکومت پر عوام الناس کی کفالت لازم ہے اور سیف الدین خادمہم کے حصہ اسی حکومتی سربراہ و راصل قوم کی خدمت پر مامورو ہوتا ہے اس حوالے سے اپنے کندھے پر آتا ادا کر پہنچانے چیزیں خدمت و حریت و مساوات کی کئی مثالیں



صلہ رحمی

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شنگھ کے 03 فروری 2023ء کے خطاب جمعہ کی تاخیص

خطبہ مساجد اور مساجد ایات کے بعد!

آج تذکرہ بالقرآن کے لیے جس آیات کا تفہیم

نماج کے موقع پر اس آیت سمیت چار آیات کی تلاوت

فرماتے ہیں ان چار آیات میں چار مرتبہ تقویٰ کی

ذکر ہے۔ انسانی رشتہوں کے ذیل میں تقویٰ کی خاص

نی اکرم سنت پر نسبت اپنے اکثر خطابات اور خطبہ نماج کے

موقع پر یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ارشاد

بازار تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يَنْهَا النَّاسُ أَنْقَوْهَا رَبَّهُنَّمُ الَّذِي خَلَقُتُمْ﴾

﴿قَنْ تَفَسِّرُ وَأَجْدَهُ وَخَلَقْتُ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَنَتْ

مِنْهَا رَجُالًا كَيْفَيَةً وَسَيَّاهَةً وَأَنْقَوْهَا اللَّهُ الَّذِي

﴿تَسْأَلُونَ بِهِ وَالْأَزْخَافُ طِينٌ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

رَزْقَنِبِعَا﴾^① اے لوگو اپنے اس رب کا تقویٰ اختیار کرو

جس نے تمہیں ایک جان سے پہنچا دیے (زمیں میں) اکثر

جزو بنا یا اور ان دونوں سے پہنچا دیے۔ اور تقویٰ کرو اس اللہ کا

تعداً میں مرد اور عورت دینے ہو اور حجی رشتہوں کا

لماٹا رکھو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر گمراہ ہے۔

مرتب: ابوابراهیم

گھروں میں اگر بڑوں کی سن جاتی بہادر ان کو

احترام دیا جاتا ہو تو بالآخر ہر بے کبیت تھے کہ خدا کے

واسطے اب توم خاموش ہو جاؤ۔ جب اللہ کا واسطے

دیا جاتا ہے تو بندہ نرم پڑ جاتا ہے۔ مانگنے والے پیش در حشم

کے بھکاری بھی جب اللہ کا واسطے ہیں تو ال جھوڑا

سازم پڑ جاتا ہے۔ اسی اللہ کا لماٹ، اس کا ذر دل میں ہو تو

معاملات اور رشتہوں میں بیگز پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے

فروی بعد فرمایا:

میں یا یعنی القاس کے لفاظ سے واضح ہے کہ بیان

تمام انسانوں سے خطاب ہے کہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار

کریں۔ وہ فلسفی لوگ ہو شاید کسی مذہب کے ماننے والے

یعنی مگر ان کا بھی یہ کہتا ہے کہ اگر ایک بالآخرستی کا تصور

والدین وغیرہ۔ اس کے بعد پھر درجہ درجہ قریبی رشتہ

ہیں۔ پھر در کر دیتے ہیں۔ انجائیں فکل پر جا کر ساری

کامنوف ہو تو ان باوقار زندگی برکر سکتا ہے۔ اس آیت

نامہ نہ صحت دارد۔ نہ اس کا اعلان

رحمت سے) تو وہاں گا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمائے
جیس کی کسی عام مسلمان سے بھی تین دن سے زیادہ ناراضی
کی اجازت نہیں ہے جو چالنکر وہ رحی درشت وار ہو۔ اس کے
تسلسل میں اگلی حدیث کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
فرمایا: (منْ أَخْبَتْ لَهُ وَأَغْنَى لَهُ وَأَغْنَى لَهُ
وَمِنْعَنْ لَهُ فَقَدْ إِسْتَكْمَلَ الْإِيمَانُ)۔ (جو اللہ پاک
کے لیے محبت کرے اور اللہ پاک کے لیے بھرن رکے،
اور اللہ پاک کے لیے عطا کرے اور اللہ پاک کے لیے
روکے تو اس شخص نے اپنا ایمان مکمل کیا۔) ایک درسی
حکیم میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لَا يَذْلِلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)۔ (قطع تعقیل کرنے والا جنت میں داخل
نہیں ہوگا۔) اچھی حدیث مبارک میں آتا ہے کہ سب
سے جلد اللہ جس شخص کا بدلوں کو دیتا ہے وہ صدر حجی
ہے اور سب سے جلد جس جرم کی سزا اللہ دنیا میں بندوں
میں ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ حرم سے
خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ رحم اتو چھوٹے بنے۔
جو چھوٹے جوڑے گامیں بھی اسے (اپنی رحمت سے) جزوں
گا اور جوڑے توڑے کا اور کافی گامیں بھی اسے (اپنی
حکیم میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ میں تو ان
میں ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ حرم سے
خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ رحم اتو چھوٹے بنے۔
کمزوروں کا بوجھ اختیتے ہیں، بھائیوں کے
سامنے بھائی کرتے اور آپ ﷺ نے اسی حکیم میں فرماتے ہیں۔
آپ ﷺ نے اسی حکیم میں فرماتے ہیں فرمایا: (لَا يَذْلِلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)۔ انجام دینے سے بندے کو سماحتی ملتی ہے۔
صلد حجی کی فضیلت اتنی زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
بلطور خاص اپنی دعوت میں اس کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔
حدیث میں ہے کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس تشریف
لائے اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں اللہ کی
ہوں۔ پوچھا: آپ کیا علمی دینے چیز ہیں؟ فرمایا: ایک اللہ کی
عبادت کرو، اس کے لیے نماز ادا کرو، اور رشتداروں
کے ساتھ بھالا سلوک کرو۔ نجاشی کے دربار میں حضرت
حضرت جعفر بن نعیم ﷺ نے جو تعلیمات یاں کیں ان
میں ایک بھی تھی کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے یہی میں
صلد حجی کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح روم کے باشادہ هرقل نے
ایران کے پوچھا کہ میں جس شخص نے بجوت کا عویضی
کیا ہے۔ اس کی تعلیمات ہیں؟ ابو میلان نے کہا: وہ
یعنی رشتداروں کے ساتھ بھالا سلوک کرنے کی تعلیم ہے
یعنی۔ اسی طرح مدینی ورسیں جب عبد اللہ بن حرام اور کچھ
بیویوی ملائے ایمان لائے تو اس سے پہلے انہوں نے
آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ آپ ﷺ کی تعلیم

پریس ریلیز 10 فروری 2023ء

تنظیم اسلامی ترکیہ اور شام کے زلزلہ متاثرین کے دکھنے میں برابر کی شریک ہے

شجاع الدین شیخ

تنظيم اسلامی ترکیہ اور شام کے زلزلہ متاثرین کے دکھنے میں برابر کی شریک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے ایم شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے ترکیہ اور شام میں ہولناک زلزلہ کے باعث برے ہینانے پر جانی و مالی نقصان پر گہرے دھکا اور ریش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پوری پاکستانی قوم شدید صدمہ سے دوچار ہے اور قیامت صفری کی اس گھری میں زلزلہ متاثرین کے ساتھ کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ نے مسلمانوں کو ایک حکم کیا اور ارضیا ہے جس کے ایک حصہ کو جو کوئی کھینچنے ہے تو پورا حکم اس کھینچنے کو شکوس کرتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے مونوں کو ایک دوسرے کے لیے اسی عمارت کی مانند قرار دیا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مصائب اور آزمائشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ قوموں کو چھوڑنے اور خواہ غلطات سے جگانے کے لیے امدادی بھی کرتا ہے۔ لہذا انہیں چاہے کہ تم اپنے گناہوں سے اپنے رہب سے تچوڑل سے معافی مانگیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کے حوالے سے انزادی اور ایجادی میں پر برجاں جباں ہم سے کوئا بیان ہو رہی ہے ان کا اکابر کرنے کی بھروسہ پر کوشش کریں۔ انہوں نے حکومت پاکستان کا تکمیلی کی کہ سخت آزمائش کی اس گھری میں مصیبیت میں جاتا اپنے مسلمان بھائیوں کی بھروسہ پر وقت مدد کی جائے۔ انہوں نے عوام الناس سے اچل کرتے ہوئے کہا کہ ترکیہ اور شام کے زلزلہ متاثرین کی برحق انہوں کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ ملیں۔ آخریں انہوں نے زلزلہ میں جا بکت ہوئے والوں کے لیے مغفرت اور زیسوں کی جلد اور عمل صحبت یا بیکی دعا کی۔ (جاری کردہ: مزرمی شعبہ شروا شاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

سلوک نہ کرے تو تم اس کے ساتھ چاہلوں کرو۔

سب سے بڑا حسن سلوک ، سب سے بڑی صدھر جنہیں آگی سے بچانا ہے، دین کی دعوت دینا ہے۔ اس پر سب سے زیادہ مبارک توجہ ہوئی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں حضور ﷺ کو حکم دے رہا ہے: «وَإِنَّ عَيْشَتُكَ الْأَقْرَبُ لِنَفْسِكَ» (۱۶) (اشعراء)، اور

خبردار کیجیے اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے کم از کم دو اور بعض سیرت نگاروں نے لکھا کہ تمین و فخر اپنے خاندان کے لوگوں کی دعوت اس لیے کی ہے تاکہ ان کے سامنے دین کی دعوت پیش کی جائے۔ ہم میں سے کوئی بے جواب پڑھنے کی وجہ سے رشتہ دار کی دخیل تکنیک پر پریشان نہیں ہوتا لیکن اگر وہ دعوت کی آگ کا نواحی بن رہا ہو تو کیا ممکن گوارہ کریں گے؟ دعوت تو ساری انسانیت کے لیے ہے مگر جو جتنا قدر ہے رشتہ دار اپنے اس کا حق انتباہ زیادہ ہے کہ اس کو پہلے دین کی دعوت وہی جائے۔ اس کو اللہ سے جوزنا، آخرت کی طرف متوجہ کرنا، یہ سب سے بڑا حسن سلوک ہے۔ اس

آیت کے اختصار فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَّحِيمًا» (۱) «يَقِنَا اللَّهُ تَعَالَى

تم پر مگر ان ہے۔

یہ ۱۴ قسمی جملہ ہے۔ ہم کہیں دیکھتے ہیں کہ لکھا ہوتا ہے کہ خبردار کیسرے کی آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے حالانکہ بعض اوقات دہاں کیسرہ نہیں بھی ہوتا۔ دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں باہی، یہ میں بھوک کھے لگ جائے ہیں لیکن آدمی سوچتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اہل اکاہوا ہو بلہ وہ احتیاط کرتا ہے۔ مگر اللہ جو فرمرا ہے وہ جھوٹ نہیں ہے معاذ اللہ۔ ووچھے۔ قرآن کہتا ہے:

«وَمَنِ أَضَلَّكَ مِنَ النَّوْحِيدِيْنَ» (۱۷) (انساں)، اور

اللہ سے بڑھ کر اپنی بات میں بچا کون ہو گو؟؟

الثہر و وقت ہر جو کسی دل کھکھ رہا ہے۔ اگر تم سب کو اس بات کا تلقین ہو جائے تو تم کتنے اچھے ہو جائیں گے۔

مگر آج ہم بھول گئے کہ اللہ نہیں دیکھ رہا ہے اسی لیے معاشرے میں جاہدی و بر بادی ہے۔ بہتر حال حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ اول اول جس کو نوازتا ہے ان میں وہ بھی شامل ہے کہ لوگ اس سے قطع تعلق کریں اور وہ لوگوں کے ساتھ بڑھ کر حسن سلوک کرنے والوں ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بھایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

تین، یہ مصائب ہمارے اپنے گھانوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ہیں۔ اگر اللہ کافروں کو رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے تو از رہا ہے تو کیا قطع تعلق نظر ہمت بھی نہ ہے۔ لگر اللہ ان کو اولاد بھی دیتا ہے، جائز کرنے والوں کو فوائدے گا؟ یہ نزلے، طوفان، سیالاب، ہم دھماکے، حداثات ہمیں جھوٹنے کے لیے بھی آتے ہیں۔ سورہ الحجہ میں فرمایا:

«اللَّهُ يَأْنِي لِلَّذِينَ أَفْنَوُا أَنَّ نَجْعَلَهُمْ قُلُوبَهُمْ يَلْدُغُ الْأَنْوَافَ وَمَا تَرَوْنَ مِنْ أَنْجَحَتْهُمْ أَنَّ نَجْعَلَهُمْ قُلُوبَهُمْ إِلَيْنَا مُرْتَبَلِينَ مَنْ فَرَّ مِنْنَا فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْنَا وَمَنْ مَرَّ بِنَا فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ هُنَّا مُحِيطٌ» (۱۶) (آل عمران) کے آگے کہ جو حق میں سے ہازل ہو چکا ہے؟

مگر ہماری توجہ اس طرف نہیں جا رہی۔ وہی ماہر پرستانہ سوچ کے تحت ہمارے تحریر ہے ہوتے ہیں۔ ظاہری اسab کی فقیہی میں گھر ہمارے مسائل کا حل سبب بھی ہے کہ ہم نے اللہ کو اراضی کر رکھا ہے، اس کے اکامات کو فرماؤش کر رکھا ہے۔

یہ بات بھی ہے: ہم میں رہنی چاہیے کہ صرف مال ہے میں کی صدقہ خیرات کی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (انِ المَالِ لِحَقَاسِوِيِ الرِّزْكُوْنَ) (۱۸) بے شک ضرور ہے تو بہترین مشورہ دنیا کوئی مشکل میں پہنچ گیا ہے تو اسے لکھنے کی کوشش کرنا، یہ سب حسن سلوک کے قابل ہے پورے نہیں ہوتے، اس کے اوپر بھی ناقاشے ہیں۔ وکی درود میں شریک ہو جانا، کسی کو خوشی ملی ہے تو مبارکہ دنیا، کسی کو مشورہ کی ضرورت ہے تو بہترین مشورہ دنیا کا حق حصہ مقرر ہے۔ ہمارے مال میں نہ کوکا کے علاوہ بھی اللہ نے دوسروں کا حق رکھا ہے۔ اگر اداکر رہا ہو تو کوئی احسان نہیں کر رہا بلکہ اپنا فرض ادا بھی صدقہ خیرات کی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إِنَّ الْمَالَ لِحَقَاسِوِيِ الرِّزْكُوْنَ) (۱۹) بے شک شارہ ہوتا ہے۔ اسی طریقے مسلمان یعنی کوئی کو مکر رانا کر کر رہا ہو۔ حدیث میں آتا ہے کہ رشتہ داروں کو صدقہ ہے۔ عام طور پر یہ حسن سلوک کا عامل تخلیق تھا اسکے کو جو اے سے بھی ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر چیز دیا کرو، تھجھ دیا کروجت بڑھا لیا کرو۔

بدی وہ ہوتا ہے جو انسانی کے ساتھ دیا جاتا ہے، یہ جو جری نجھنے اُنکل ہم نے مختلف رسمات کی تکلیف میں دوسروں پر تھوپ دیتے ہیں، یہ ایسا تاجر ہے۔ البتہ اپنی خوشی سے کوئی دے توہہ حسن سلوک ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ گوشت کم ہے تو تھوڑا شور دیزیڈا کر کے تھوڑا سا پوری کوچیش کر دو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ قول فرمائے گا۔ اس سے بھی بستے فرمایا: اللہ اول اول جس کو نوازتا ہے ان میں وہ بھی شامل ہے کہ لوگ اس سے قطع تعلق کریں اور وہ

ایک عام تصور یہ بھی ہے کہ فلاں اچھا سلوک کر کے گا تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے۔ فلاں مٹاۓ گا تو ہم بھی مٹے جائیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ یہ صدر جنیں ہیں۔ صدر جنی یہ ہے کہ وہ اچھا

کو دیتا ہے وہ ایک طبع رحمی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس کی طرف اللہ نظر رہت ہے بھی نہ ہے لگر اللہ ان کو اولاد بھی دیتا ہے، جائز کرنے والوں کے بیانیں۔ پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کیم کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرمایا ہے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اگر وہ کافر ہیں تو نہیں صدر کا بدلمہ پائیں گے۔

سورہ تہ اسرائیل میں ماں باپ کے ذکر کے بعد اگذگر رشتہ داروں کے بارے میں ہے۔ فرمایا:

«وَأَنِّي أَذَّلُ الْفَقِيرِيْنَ حَقَّةً» (۲۶) اور اکرہ قربابت داروں کا۔

یعنی آپ اپنے کسی رشتہ دار کے ساتھ کوئی بھلا سلوک کر رہے ہیں تو کوئی احسان نہیں کر رہے بلکہ اپنا فرض اور اس کا حق ادا کر رہے ہو۔ قرآن کہتا ہے کہ احسان جاتے کر رکھا اپنے اتفاق کا ضائع نہ کرو۔ (سورہ العقرۃ) احسان نہیں ہے بلکہ فرض ہے۔ اگر اللہ نے مجھ پھطل فرمایا اور میرے پاس وسائل زیادہ ہیں تو میرا خالقی فرض ہے کہ رشتہ دار کو مدد کرو۔ زکوٰۃ تو فرض ہے جگہ میں سے بہت کر بھی صدقہ خیرات کی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إِنَّ الْمَالَ لِحَقَاسِوِيِ الرِّزْكُوْنَ) (۲۷) بے شک ضرور ہے تو بہترین مشورہ دنیا کا حق حصہ مقرر ہے۔ ہمارے مال میں نہ کوکا کے علاوہ بھی حصہ مقرر ہے۔

آج مغرب میں سو شل و ملٹیپر کا غافل ہے جگہ اس کے باوجود الدین اول الدین بالا سر میں رول رہے ہیں، اولاد میں باقی اور رکرش میں، مگر بر باد ہو گئے، خاندان کا سوریہ ختم ہو گیا۔ جب خاندان ختم تو تھا عارضہ بھی بر باد۔ بذریعہ مغرب میں کیا سو شل و ملٹیپر کا تصور ہے۔ جبکہ اسلام یعنی سب سے پہلے کفر میں ایک سو شل و ملٹیپر کا خاندان دیتا ہے کہ باپ پر اولاد کی کافالت، شوہر پر بھی کی کی کافالت، بیان سے شروع کریں اور بھر دین۔ بتاتے ہے کہ تمہارے قرب زکوٰۃ پہلے ان کو دو۔ صدر جنی کا حق بھی ادا ہو گا اور دینے کا فریضہ بھی ادا ہو جائے گا۔

آج ہم اپنے معاشرے میں مصائب دیکھ رہے

پاکستان کا مستحق (۱)

ڈاکٹر اسرار احمد

یہ مضمون پانی مضموم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے فوری 2008ء کے دوران پر خطا بات جدید کے خلاصہ کا
بھروسہ ہے۔ خصوصی اہمیت کے پیش ظراں کو تاریخی عدایے خلافت کے لیے شائیں کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

حضرت آدم پر ﷺ سے نوح انسانی کا جو سفر شروع ہوا اس کے ساتھی نبوبت و سرات کے سفر کا آغاز ہوا۔
کرن مخالف کے پکھنیں بیچ گئی۔ یعنی قرآن کی صرف تحریر حق چائے گی۔ قرآن کا نظام دینا میں کہیں نظر نہیں آئے گا۔ ((فَمَا صَاحِلَهُمْ غَامِرَةً وَمَا حَرَّثُوا
الْهَذِي))، ان کی سمجھیں آتا تو بہت بہول گی۔ لیکن دیاختی خضور سلطنتی کا خاص قدر۔
پھر بچھلی مرتب میں واسیں کیا تھا کہ اس وقت جو روئے ارضی کی سوال پر یہم پا در اوس کو بور یہودی اور یہودی سطحی (Zionists) کنڑول کر رہے ہیں اور عالم اسلام کے بارے میں ان کے عوام کیا ہیں اور خاص طور پر افغانستان اور پاکستان کے بارے میں ان کے کیا تھے ہیں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ یہ ان کے عوام ہیں پاٹھل ہو گئی یا اللہ کے طم میں ہے۔
اسلام کی ثنا نی کے حوالے سے پاکستان کی خصوصی اہمیت

بات خخت ترین ہے: ((عَلَمَنَا وَهُمْ لَمَرَّ مِنْ تَحْكِيمٍ
أَدْبَرَنِ الْسَّمَاءِ))، ان کے علماء اسماں کی چھت کے پیچے بہترین تحریر ہوں گے۔ ((وَمَنْ عَنِ تَحْكِيمٍ تَخْرُجُ
الْفَتْحَةُ وَقَنْبَقُهُ تَنْفُوذُ))، انہی میں سے فتح بر آمد ہوں گے اور انہی میں اوت جائیں گے۔ یعنی اقتدار گی اور خلیفہ کو تاثر ایوان نے ان کے محل سے کچھ کرکا لایا ایک جانور کی کھال میں لپیٹا اور گھوڑوں کے شموں سے کچل دیا۔ اس کے ساتھی اہمیت میں عربوں کی تقدیمات کا دو ختم ہو گیا۔ اس کے بعد بچھلی عرصہ انتباہی زوال کی کیفیت رسی۔ پھر دوسری عرصہ انتباہی زوال کی تقدیمات آیا۔ اب وہ خلافت راشدہ اور ایشان تو دوبارہ نہیں آئی۔ لیکن چار غلظیں ملتیں سے دوبارہ اسلام کا عروج ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا تیرسا عروج ہو گا۔ جبکہ اسلام کی ثنا نی کے حوالے میں یہودی تحریر ہر یوں ہو گی جس کا سورہ الانتقال کی آیات 16ء میں ہوا ہے۔ ان آیات کی روشنی میں عرض کیا جا رہا ہے کہ یہودوں پر محظی تھی۔ لیکن اسلام مسلسل زوال سے دوچار رہا۔ یہاں تک کہ دو، وقت آگئی جس کا مردہ ہے جیسے سورج غروب ہو جائے تو اتفاق پر ایک سرخی کی جو تمدن والا انشٹ ایک حدیث میں کہیا گیا ہے۔ حضرت علی بن ابراهیم روات کرتے ہیں کہ جیسی کرم لامبی پیٹھے نے ارشاد فرمایا: ((لَوْلَيْشَكَ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ))۔ ”اندیشہ بے کو لوگوں پر ایک زمانیں ایسا بھی جائے گا۔ (اللَّا يَتَفَلَّ
رَاتَ كَدَرَ كَلَّا كَلَّا كَلَّا كَلَّا جَاءَ كَلَّا)۔ اس طور پر خاتم نے اپنے پیچے کاڑ دیے اور دوسری طرف اس رات استھانے اپنے کچھ کاڑ دیے اور دوسری طرف اس رات اس کے ہام کے پکھنیں بیچ گا۔ (وَلَا يَتَفَلَّ مِنْ

میر آج کا موضوع خاص طور پر پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے ہے۔ مستقبل کے بارے میں ہمارے ساتھ دو چیزیں توہین ہیں جو بالکل تھیں۔ ایک تو قیامت یقیناً آئی ہے جو ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ یہ دنیا ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ یہ ختم ہو گی۔ اس روز پہاڑ دنیا میں اس سے دو چیزیں توہین ہیں جو بالکل تھیں۔ ایک تو کوت کوت کر پھیل دی جائے گی۔ قسم نوئی انسانی جو امام 19 آیات سے لگا خوشی وقت تک پیہا ہو گئی اسے پیدا وقت زندہ کیا جائے گا۔ یہ سب کچھ تو یقیناً ہو کر رہنا ہے۔
قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس چیز کا ذکر ہے وہ قیامت ہے۔ اس سے پہلے ایک اور ایمنی بات ہے جس کا ذکر احادیث میں تو صراحت ہے اور قرآن مجید میں بھی اشارہ میں موجود ہے۔ اور وہ یہ کی قیامت سے قبل پوری دنیا میں اسلام کا نتالہ ہو گا۔ گویا یہ چاند پر جو ہوں کے چاند کی ماں نہ لازماً پورا ہو جائے گا۔ اسلام کی ثنا نی کے حوالے میں

حکومت کو قائم کرنے کے لیے قومیں کسی شرقي ملک کی
آئیں گی اور پاکستان افغانستان اور بھارت عرب کے
مشرق میں واقع ہیں۔ عالم اقبال نے جو ”بندوستانی
بچوں کا قومی گیت“ لکھا تھا جو ”انگل درا“ میں شامل ہے،
اس میں یہ الفاظ یہ موجوہ ہیں کہ

”میر عرب“ کو آئی مددنا ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا دہن وہی ہے!“

یہ بات انہوں نے اس حدیث کی بنیاد پر کی تھی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”محیٰ بند کی طرف سے
خندی ہوا آتی ہے۔“ (یہیں ابھی تک اس حدیث کا من
اور والوں نہیں سکا۔)

پھر یہی اخذت مسلم کی گزشتہ چار سو سال تاریخ میں
بر عظیم پاک و بندوں کو ایک خصوصی مقام حاصل ہے۔ محمد بن
کاسمل ایک بڑا رہنما معلم عرب میں جاری رہا۔ اس
کے بعد چار سو سال سے مسلسل بندوستان میں جاری
ہے۔ جب خلافت عثمانی کے خلاف سازشیں ہو رہی تھیں
اُس وقت عالم اسلام میں کسی کے کان پر جوں تک نہیں
رہیں۔ لیکن بندوستان میں ”حریک خلافت“ کے نمونا
سے ایسی ظیہ حریک اُنھی کی کامندی کو اس من شریک ہوتا
پڑا۔ حالانکہ کامندی کا خلافت سے کیا سروکار تھا؟ لیکن اسے
اندازہ تھا کہ مسلمانوں سے تعاون حاصل کرنے کے لیے
ان کی اس حریک میں شرکت ضروری ہے۔ پھر تمام دنیا
میں آزادی کی جوحریکیں اٹھیں وہ لیکن یہ نیخلزم پر میں تھیں۔
مصطفیٰ کمال پاشا ترک یونیورسٹی کا علم بردار بن کر کھڑا ہو
گیا۔ سلطنت عثمانی ختم ہو گئی، لیکن ترکی بھر حال پیش کیا اور
یورپ کے سینے پر موگل دنے والا شیر قسطنطینیہ اپنی
یورپ کے سائل پر موجود ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ
آخری زمانے میں جو ماحم ہوں گے تو قسطنطینیہ مسلمانوں
کے ہاتھ سے کل جائے گا۔ مصر کے جمال عبدالناصر
نے بھی اگر کوئا خاکریجہ روم میں پیچھا کو عرب یہ نیخلزم
کے نام پر اسلام کا نام پڑھیں۔ عراق اور شام میں بھی
عرب یہ نیخلزم کا نام رکھا اور اسی بنیاد پر بعث پارٹی کی
حکومت رہی۔ انڈونیشیا اور مالائیا میں ملائے یہ نیخلزم کی
بنیاد پر آزادی کی حریک چلی۔ عالم اسلام میں آزادی کی
صرف ایک حریک ”حریک پاکستان“ اُنھی جس کا نام
تھا: ”پاکستان کا مطلب کیا؟ الالا اللہ!“ (جاری ہے)

قیام پاکستان کا میامیں کا خیال یہ تھا کہ اگر بندوستان
ایک وحدت علی مہاجن الجمیع کا نظام قائم ہو
کا اور اسلام کا مستقل بہت تاریک ہو گا۔ ہندو مسلمان کو
ٹپچہ (نپاک) سمجھتا تھا اور بھارت و رش کی پورتھ میں کو ان
سے پاک کرنے کے لیے ان کا خاتمہ کرنے پڑا ہوا تھا۔
اسلامیانہ بند کی اکثریت ایک الگ خطہ زمین
اس لیے چاہتی تھی کہ بیان اسلام کا نظام قائم ہو۔ نہیں
وہ حقیقت پاکستان سے زیادہ محبت اس اختبار سے ہے کہ
اس سرزمن سے یہ توقی و ابتدی تھی کہ پر ایجاد اسلام کا
لقطعہ آغاز بنے گی بیان سے نظام خلافت کا آغاز ہو گا۔ اپنا
وطن ہونے کے اختبار سے بھی اس سے محبت ہے کہ
ہمارے گھر اسی سرزمن سے پر جیں اور ہماری اولاد کا مستقل
ایس سرزمن سے وابستہ ہے، لیکن اصل محبت اس اختبار سے
ہے کہ یہیں امید تھی کہ یہ اسلام کی نشانۃ ثابتی کا نقطہ آغاز
ہے۔ 1930ء میں پاکستان کے قیام کا
ذائقہ ہوا۔ علام اقبال نے 1930ء میں پاکستان کے مستقبل کے لیے
پاکستان کے ساتھ ہمارا ایک تعلق تو یہ ہے کہ یہ
ہمارا ٹن ہے ”اللہ!“ میں اس سے محبت ہے۔ ایک حدیث تھی
بیان کی جاتی ہے کہ (”لَحْبُ الْوَطَنِ وَمَنِ الْإِيمَانُ“)
(الافتاصد المریع لحسانی 218:20) ”وطن کی محبت بھی ایمان میں¹
مشال ہے۔ لیکن ہم وطن پرست نہیں ہیں بلکہ پرستی ترک
کے یہ ایک میراث نور ہے جائے۔ ان کا پہلا خواب تو
17 سال کے اندر اندر 1947ء میں پرا ہو گیا جبکہ دوسرے
خواب کی بھی تکمیل کوئی تھیں ظرفیتیں آرہی بلکہ ما یوقی کا علم
ہو چلا جا رہا ہے۔ تھریک پاکستان کے دوران قائد اعظم
نے بندوستان کے مشرق و غرب اور شمال و جنوب میں جگہ
جگہ تقدیر کر کیں کہ یہیں پاکستان اس لیے چاہیے کہ تمہارا ہو
اسلام کے اصول حریت و احکام و مساوات کی پیارہ پر نظام
تھام کر کیں جو پوری دنیا کے لیے نہیں ہو جائے۔
اس کے علاوہ آخر سورت سلطنتی تھی کہ احادیث میں
یہ ہے: ”کوئی قوم میں ایک ملک ہونا چاہیے۔ خود
ہمارے مسلمانوں میں سے بڑے موثر طبقات تھے جو
یہیں تک رسائی کرتے تھے۔ تھیت عالمہ ہندو کا بلکہ موقوف تھا۔
بدرج تجدید ہو رہی ہے وہ ان کی ذات پر مکمل ہو گی۔ لیکن
ایک حدیث میں فرمایا گیا:
”لَبِيْكَ الْاَكَامَةُ اَزَادَ حِسْبَنَا تَابِعُكُمْ اَسِيْرٌ“
(”بِخَرْجِ نَاسٍ مِّنَ الْمَشْرِقِ قَبْوَ طَنْزُونَ لِلْمَهْدِيِّ
يَعْنِي سُلْطَانَهُ“) (”مَنْ اتَّاجَ“) مشرق سے نہیں
نکھلیں گی جو مبدی کی خصوصی قابل و کرم سے یہ ملک
و جو ملیں آیا۔ قیام پاکستان کے مقابل حضرات اپنی جگہ
اس حدیث سے میں یہ تھمہ ہوں کہ چونکہ دوست کی زیادتی
اور عیاشیوں کی وجہ سے عرب کھو گئے ہو چکے ہیں لہذا
اگرچہ حضرت مبدی کا ظہور تو عرب میں ہو گا لیکن ان کی
گوئاں کا لئے ہندو مسلم اتحاد ضروری ہے۔ جبکہ

ستی و کسل مندری: نقصانات و علاج

مرکزی شعیعہ تعلیم و تربیت، حنفی اسلامی

والوں میں جا کر دنیا کے مشاغل میں صرف ہوتا ہوں تو میرے دل کی کیفیت برقرار رکھنی رہتی۔ حضرت ابو مکرم چشتیؑ نے کہا یہ کیفیت تو میری بھی ہوتی ہے تو آپ چلا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے حظله چشتیؑ! اس ذات کی حرم جس کے قبضہ تقدیرت میں میری جان ہے، جو کیفیت میری محبت میں چھین جا سکتی ہے۔ اگر وہ مستغل ہو جائے اور تم ہر وقت اللہ کے ذر کیں مشغول ہو تو فرشتے تھے تمہارے راستوں اور تمہارے بستریوں میں صافی کرنے لگتیں۔ لیکن اے حظله! یہ دولت تو کسی کو بھاری میسر ہو سکتی ہے۔ یعنی کیفیت کا ایسا اچھا ہوا فطرتی ہے۔“ (صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: یوں منافق کی نماز ہے کہ بے پرواہی سے بیٹھا آؤ۔ آقاب کو دیکھتا رہتا ہے پھر انکے جب وہ زرد ہو گیا اور اس کے غروب کا وقت قریب آگئی تو نماز کو کھڑا ہوا اور چیزیکی طرح چار چھوپیں مار کے ختم کر دی اور اللہ کا کوئی اس میں بہت تحسیں آکی (سنن النبی)

گویا کہ جو کوئی بھی نماز پڑھنے میں سستی کرتا ہے وہ منافقوں والی نماز پڑھتا ہے۔ اللہ اکبر! سستی کتنا برا اعیوب ہے کہ اس کی وجہ سے منافقوں کے ساتھ مشاہد پیدا ہو جائے۔ بہر حال نماق سے جس درجہ مسلمان اپنے آپ کو گھونٹو کر کھجھتے ہیں۔ حسناً کرام جیل کی معاملات نہیں تھا بلکہ وہ اس حوالے سے فلم مندر ہے تھے۔ اگر منافق کی ہوں تو بلا کست خیری ہم پر واضح ہو جائے تو ہماری سستی اور کسل کی کیفیت ختم ہو جائے گی۔ اور ہم دین پر عمل کرنے کے معاملے میں مستعد ہو جاؤ گے۔

غزوہ جوک کے موقع پر، جب حضور اکرم ﷺ کا حکم تھا کہ ہر دو شخص جہاد کے لیے لٹک جو خداوند نے اسے اختیارت رکھتا ہو، حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت بالا بن امیہ اور مارد بن رقیؓ نے صرف سستی کی وجہ سے جہاد کے لیے نہیں نکل پائے۔ ان کے بارے میں عم دیا گیا کہ مسلمان ان کا معاشریت پایا کرت کریں۔ چنانچہ صورۃ الاتوکیؓ آیت 118 میں ان کی تو کسی قبولیت کا ذکر کرانے الفاظ میں آیا ہے۔

”اور ان تین پر بھی (اللہ نے رحمت کی نگاہ کی) جن کا معاملہ خود کرو یا کیا تھا۔ پھر انکے کردار میں اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود ان پر حنگ اور گنگی اور ان پر اپنی جانیں بھی بو جوں، ان گلکیں اور انہیں بیچنے ہو کیا کہ اللہ کے سوا کوئی

سے نعمدار ہوتا ہے۔ اس کا تقصیان بھی صرف ان لوگوں کو پہنچتا ہے جو ذاتی اور جسمی طور پر عمل کی قوت رکھنے کے قوانین اللہ تعالیٰ نے متعین کیے ہیں اور اسی میں کسماں تھے۔

اگر کسل صرف دینی اعمال سے مخصوص ہو شعوری ہو اور ارادے سے کے ساتھ تو خاہیر ہے کہ یہ ایک طرح سے دین کا (اطلاقی طور پر) صرف انکا ہے۔ اس میں بھلا آؤ۔

اس وقت سکھ محت یا بک نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اپنا مسلمان ہونا ول سے قبول نہ کرے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ کسل کی یہ حرم عام مسلمانوں کے اندر ترقی پانی پیدا ہے۔ یہ صرف منافقوں کے حصہ میں آئی لیکن محمد وہ نہیں کے باوجود چونکہ نماق آنچہ بھی یہکہ زندہ حقیقت

ہے، البتہ صحابہ کرام میں اس طرح یہیں بھی اس حضرت سے نماق نہیں رہتا ہے اور اس کی ابتدائی حالت کو بھی سمجھی گی سے لہذا چاہئے۔ جو اپنی انتہائی صورت میں

منافقوں کا خاصہ ہیں۔ یہ بات ابھی طرح سمجھ لیتا چاہئے کہ نماق کا قوی ایک اور چیز ہے اور نماق کا امامکان دوسری چیز ہے۔ مرض نماق کے ساتھ کاملاً خوف موسیٰ بن کوہاں تھا۔

یہ نماق کی علامت ہے۔ شریعت میں اس کسل کو مرض بتایا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے تمام اعمال خیر متاثر ہوتے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں اس کسل کا مطلب ہے:

(”اللہ کی بندگی میں اس لیے کوہا ہی کرنا کہ خوب نہیں سے بےزاری محسوس ہو۔“) اس کسل کی تعریف کی رو سے اسکی ایک نہایت خطیر کا مرشد ہے جس کی طرف قوری توجہ کی جائے تو یہ بہت تیزی سے پھیلتا ہے اور بالآخر بیوہوتی کی موت پر ختم ہوتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ اللہ اور رسول اللہ تعالیٰ نے کامات کو نالیٰ کی شعوری نماقی حفظ کلے کیتے ہوئے گھر سے نکل کر حظیرہ منافق ہو گیا۔ حظیرہ تو منافق ہو گیا، راستے میں حضرت ابو مکرم چشتیؑ سے ملاقات ہو گئی انہوں نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔

حضرت حظیرہ چشتیؑ نے خود اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ محبوب کیفیت میں نماق حفظ کلے، نماقی حفظ کلے کیتے ہوئے گھر سے نکل کر حظیرہ منافق کو فیض پر بھی جائے تو زاری، بے دلی، بے وحشیانی اور اس کے کردار کرنا اور اگر کسی جگہ یا کسی دلاؤ کی وجہ تیلی سے مل کر نہ کرنا۔ اس کا سب سے بڑا اقصان یہ ہے کہ اس سے اللہ اور رسول اللہ تعالیٰ نے اور پروردے

نبی اکرم ﷺ کی تھیں جو محل میں ہوتا ہو تو ایمان کے اعتبار سے میری کیفیت کچھ اور ہوتی ہے۔ اور جب اپنے گھر ارادی کسل کا مرشد اکثر اوقات کسی جسمانی یا افسیاٹی وجہ

اور جاریے پناہ ہے ای نہیں۔ تو اس نے ان کی توبہ قبول فرمائی تاکہ وہ بھی پھر متوجہ ہو جائیں۔ یقیناً اللہ بہت توبہ تجویں کرنے والا بہت زیادہ حکم کرنے والا ہے۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ سنتی کوئی معمولی رذیلیں بلکہ اس کی وجہ سے تو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجھیں بھی مخلک کا خلاں ہو گئے تھے۔ کیا کہ تم میں کسروں ایمان والے لوگ۔ یعنی تو اپنے ایمان کی بہت زیادہ فکر کرنی چاہئے۔

سورۃ التوبہ آیت 119 میں اس پیاری یعنی "کسل" کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔ فرمایا گیا: "اے ایمان والوں! اللہ سے ذرا درجے لوگوں کے ساتھ رہو۔" یعنی سنتی سے بچنے کے لیے یعنی لوگوں کی تجویں اختیار کرنی چاہیے۔

علاوه ازیز سنتی کی عادت کے دنیاوی زندگی میں بناوائیں انسانیتیں۔ ایک طالب علم صرف سنتی کی وجہ سے تعلیم میں اپنی اچھی کارکردگی نہیں دکھائے۔ اچھی ملازمات میں حاصل کر سکے، دفتر کے لیے ملازم کی ترقی میں بہتر کاموں کا وہ بار بھی ممکن نہیں۔ انسان کے لیے وزارتخانہ مناسب و روزش یا پیدا چلانے محتسب کے لیے بہت ضروری ہے۔ سنتی کی وجہ سے انسان اپنی محتسب برقرار رٹھیں ہو کر ملکہ لپڈا دین و دنیا میں چیز رفت اور آگے بڑھنے کے لیے سنتی کا درجہ رکھنا بہت ضروری ہے۔

جیسا کہ معلوم ہوا کہ ایک ابتدی مونوپلی میں اوس کا فومنی علاج بہت ضروری ہے، کسل کے معاملے میں درج ذیل تدبیر ایمان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہوں گی:

- 1۔ تجھی کی تماز خواہ عطا کے بعد یہ کیوں نہ ہو۔ یہ کسل کو درکر کرنے کا قرآنی نصیحت ہے۔
- 2۔ اپنی مشغولیت اتنی کارکردا جس میں ثواب بھی ہو اور جسمانی مشقت بھی۔ مثلاً لوگوں کے کام کر دینا۔ مسجد میں مذاہعات کے ساتھ نماز پڑھنا خصوصاً جگہی نماز۔
- 3۔ زبان کو کر میں مشغول رکھنے کی کوشش کرنا۔ جس کی تربیت نہ کر سے ترقی ہو دے کر ملکہ کا فقار نہیں ہو سکتا۔
- 4۔ روزنگلی میں سادگی بلکہ مشقت اختیار کرنا۔
- 5۔ اپنے گھر کے کام خود کرنے کی کوشش کرنا۔ بلکہ دستوں اور ملکے اڑاؤں کے کاموں میں بھی ان کی مدد کر دینا۔
- 6۔ سخت تھنکن میں اکامہ کام دو رکعت فضل پڑھ لینا۔
- 7۔ یہی لوگوں اور بزرگوں کی محتسب میں زیادہ وقت گزارنا۔

امیریہ مکتبہ مصروفیات

(26 جنوری 2023ء)

بمعرات (26 جنوری) کو مرکزی عاملہ اچاں میں آن لائن شرکت کی۔
بعد (27 جنوری) کو قرآن کریمی و تفسیس کر اپنی کی مسجد میں اجتماع جمعے خاطب کیا۔
بینت (28 جنوری) کو متحفی تیکر ارشد شبابیں جوہر کے امیر اداشر وی صاحب کے والد کا جائزہ پر حاصلیاً اور اس موقع پر سچھتہ کیری گنگوہ بھی کی۔
اور (29 جنوری) کو شادمان ناؤں کی مسجد میں بعد نماز عصر "نظیریہ پاکستان اور پاکستان کا مستقبل" کے عنوان سے اجتماع عام سے خطاب کیا۔ اسی دن گلشنِ حديث میں بعد نماز عشا، "پاکستان کے مسائل: رادھجات" کے موضوع پر خطاب کیا۔
پھر (30 جنوری) کو کراچی کے تینوں طقوں کے "قرآن کی بے حرمتی" کے خلاف مشرک کہ مظاہر سے میں شرکت کی اور خطاب بھی فرمایا۔ نائب امیر سے یہی امور کے متعلق آن لائن رابطہ رہا۔

رفقاء متوجہ ہوں

"وزارہ اسلام مرکز تیکر اسلامی 23KM میان رود نزد چوہنگ، لاہور"

(03 مارچ 2023ء) (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تاریخ تو انوار ناظر نہیں)

شمایا کورس

(نئے و متوسط تقاضاء کے لیے)

کافی تقدیر ہو رہا ہے زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں۔

مدرسین کورس

(نئے و متوسط مدرسین کے لیے)

نوت: مدرسین کورس کے لیے درج ذیل کتابیوں کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ قرآن کے تمام پر انحصار دلیل تحریکات اور ان کے بارے میں علمائے کرام کے خدشات۔

مدرسین ریفریش کورس

کافی تقدیر ہو رہا ہے زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں۔

نوت: مدرسین ریفریش کورس کے لیے درج ذیل کتابیوں کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ مطالبات دین ☆ تعارف تیکر اسلامی میں سے حصہ دوم "عقلائد یا نہایہ دینی تصوارات"

زیادہ سے زیادہ مداراں پر وکرام میں شریک ہوں۔

(مومکی مناسبت سے بستر ہوا لائیں)

برائے رابطہ: 0321-4369865

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78- (042)35473375-28 جمادی اول 1444ھ/ 14 جولائی 2023ء

پاٹل تو تمیں اسلام پر ملک حملہ کر دیتی ہیں۔ حالاب سے بڑا جام پہنچے کہ تم ایک خداور نہیں تھیں میں کسے

نہیں کر گے جو اس ایجاد اسلام کی خالصۃ ثابتات اور ادراکیے ہیں جو انہیں شفیع الدین تھے

75 مسلم ممالک کے سربراہان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور جس ملک میں مقدرات اسلام کی اہانت کا واقعہ ہوا ہواں کا اقتصادی اور سفارتی بازار کا ریکٹ کریں: مفتی نبی الرحمن

دو ائمہ کے ملاں میں تر آن پاک کی جوت اور لکڑ کا ہاں اگرنے کے لیے تیر میں تر آن کی
عملی تحریر نہاد ہے لہذا اخراج مارف صدقی

مغرب میں قرآن کریم کی بے حرمتی اور مسلمانوں کے لیے لائھے عمل کے موضوع پر حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجویزگاروں کا اظہار خیال



بے کہ ہمارے اس احتجاج کو قبول کرنے کے لیے تیاری نہیں کیے اور ان کے ملکوں میں جو یہ واقعات ہوتے ہیں اس پر اظہار افسوس تو کریں لیکن اس کی نہ ملت کرنے کے لیے بھی چار نہیں ہوتے۔ اس لیے ہمارے پاس ایک تیار است بے کہ عالمی سطح پر اور تمام عالمی فوری مزید پڑھا دے ا تو قوم متحده ہو، سلامتی کو اپنی حقوق کا کوئی فورم ہو، جو باہم یہ مطالبات کریں کہ جس طرح دوسروں کو جسمی اذیت اور آزار پہنچانے والوں کا داشت گرد کر دیجے اور جو ملک انسانی اذیت پہنچانے والے داشت گرد کر دیجے اسی تیاری و روحانی اذیت کا سبب ہے تو اے داشت گرد کروں کو بھی دی جائے۔ اس کے بغیر اس اذیت ناک ہم کا سد بباب بظاہر اور عملاً مکن نظر نہیں آتا۔ دوسری طبقت یہ ہے کہ امریقی ممالک میں وہاں کے اہل فکر و نظر اور اہل دانش اور زندگی پیشہ واروں کو کوئی بھی ہو چکے ہیں۔ جب اور ان کے ساتھ کام کریں کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں اس قابل نہ ملت ہم کو ختم کرنے کے لیے اور انسانیت کی اقدار کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کا ساتھ دیں اور ان چیزوں کو بند کریں۔

مہماں: مغربی معاشرے دنیا میں بظاہر زندگی رواداری اور انسانی حقوق کے پہنچنیں بنے چرتے ہیں لیکن قرآن اور صاحب قرآن میں بیہمی کے خلاف ایسے گھانتے اقدامات سے ان کا بغضہ اور تعصب کمل کر کر ساختے ہیں بالکل کوئی زندگی سے بے قطب کر دیا جائے۔ اور ان کی شدید خوبیش بے کہ مسلمان بھی فرقہ آن کو کمی بھی کر دیں اور حکم اذیت کی نظر انداز کر دیں جیسے جیسے بھروسے بالکل کو کر رکھا ہے۔ لیکن

میں کوئی ایسا اقدام کریں جس کی بناء پر دنیا کو بتایا جائے کہ مسلمان اتنا پسند نہیں ہے، وہ داشت گرد ہیں، اس کا عالم کے لیے ذمہ دار ہے اور اس سے مسلمانوں اور اسلام کو بننا کیا جائے۔ اس لیے میں اہل مغرب سے یہ کہنا ہے کہ اگر امریکہ اور اہل مغرب کا یہ شعار ہے کہ وقار و فخر اور رسالت مکاب میں اس کا جایا ہے، ملکوں چاہیے، انسانیت کے لیے پڑا اس بھائے باتیں چاہیے تو پھر اس کا عالم کو درہم برہم کرے دیں کرتے ہیں یادیں کے دمگ مردم میں ہم ہے اس پر پابندی لگائی جائے، اس کو قائم کیا جائے تو دمگ مردم خود ختم ہو جائیں گے۔

سوال: اہل مغرب کی طرف سے قرآن اور صاحب قرآن میں لہذا کیا تھا؟ کیا شان میں لہذا کیا تھا؟ اس کی گرفت ایک کا حصہ ہے؟

مفہوم منبیب الرحمن: گزشتہ پندرہوں سے اہل مغرب کا عالمی ایک ایڈن یا جنگی باغ ہے کہ اسی روشن و شعار کو مسلمانوں کی اذیت کا سبب ہے بندگ و قوہ کہتے ہیں جب ان سے یہ طالب کیا جاتا ہے کہ اسی روشن و شعار کو مسلمانوں کی اذیت کا سبب ہے کہ بندگ و قوہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں فریض آف ایکسپریشن یا تبلیغ ارادے کے حق پر کوئی دفعہ پایا ہے بندگی نہیں لکھی جاتی۔ لیکن انہوں نے اسے عقیدے کہار جد دے دیا ہے۔ لیکن دوسروں کے عقائد کا احترام انہیں نہیں سکھایا جاتا اور وہ اس کی پاسداری کرنے کے لیے تیار ہیں۔

سوال: مغربی دنیا میں اسلاموفobia کو روکنے کے لیے مسلم اسکی اقدامات اٹھائے چاہیں؟

مرقب: محمد فیض چودھری

دوسری زیادتی یہ ہو رہی ہے کہ وقار و فخر اسکوں تقلیمی اور اوس میں پہلک مقامات پر فراہم کر کے پہنچوں اور لوگوں کو مار دیا جاتا ہے، اس طرح کے واقعات امریکہ اور دمگ پوری ممالک میں بھی ہو چکے ہیں۔ جب کوئی غیر مسلم اس طرح کا جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے اس جرم کو اس کی قومیت، وطنیت یا نہاد کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا بلکہ اسے فروع واحد کا جرم قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد اگر کوئی مسلمان ایسا احتمال کریں تو سوچے کہ مجھے منسوب کے تھے اسے اس کی قومیت، وطنیت اور نہاد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور یہ اسراستھے بندگی دوڑے ہے جو مسلمانوں کے سماج انتشار کیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے جماعت کی طرح کرتے ہیں یا ریلیوس نکالتے ہیں یا اپنے جمادات کے انتہار کے لیے کرتے ہیں یا اللہ کے پیارے رسول اللہ ﷺ سے محبت کیا جاتا ہے۔ یہ موڑ ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن ہماری بدقسمیت کے مسلم عوام کی ترجیحات اور جیسے اور حکم افسوس کی ترجیحات اور جیسے اور دوسرے اس مسئلہ میں فیصلہ کی اقدامات لیے کرتے ہیں کیا تھیں جیسے ایسا ختم میں آئیں اور دوغل

کیونکہ اسلام بندوں کو بندوں کی خلائقی سے بخال کر کرے کے لیے بھیشیت مسلمان غلامی میں لائے کی بات کرتا ہے، وہ معیشت کی سُل پر سو سے من فرم کر احتساب سے روکتا ہے۔ وہ خاندانی نظام کو ضبط کرنا چاہتا ہے اور عورت کو محنت اور کارکر کی کی زندگی عطا کرنا چاہتا ہے۔ مگر جو لوگ دنیا کے لدداہ ہوں اور دنیا پرست ہوں اور دنیا کو خام بناتا چاہتے ہوں وہ عدل کے نظام کو کیسے گوارہ کریں گے؟ وہ سوکے خاتمے کو کیسے گوارہ کریں گے؟ عورت کے پرے کو کیسے گوارہ کریں گے جس کے نتیجے میں ان کی ملین آف اولاری کرنے اور اسلام سے دور کرنے کے لیے ہیں۔

میزبان: کیا ہم نے کسی خوار کیا ہے کہ تم بھیشیت امت دنیا میں ذلیل خوار کیوں ہیں؟ میں قدمات پنڈ اور دہشت گرد کیوں سمجھا جاتا ہے؟ قیصر و کسری جن کے ناموں سے کامیاب تھے وہ آئ کہاں ہیں؟ اعداد میں ذیزع ارب ہونے کے باوجود ہماری بھیشیت سندر میں جھاگ کی مانند کیوں ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر قرآن پاک کو ہم نے کس طرح پیش پشت ڈالا ہے اور ہم عمل طور پر کس طرح اس کی بے قدری کے محکب ہو رہے ہیں، ماہر القادوں مر جوم لے "قرآن کی فریاد" کے نام سے جو الفاظ بکھر تھے وہ واقعی ہمارے حسب حال ہیں۔ انہوں نے فرمایا تھا

طاقوں میں حسیجا جاتا ہوں، انکھوں سے لگایا جاتا ہوں توبیعہ بیالیا جاتا ہوں، دھو دھو کے پالیا جاتا ہوں جزو زدن اور دری و ریشم کے اور پھول سارے چاندی کے پھر مطڑی پاٹش ہوئی ہے، خوشیوں سما جایا جاتا ہوں جس طرح سے ططلع ہیا کو پکھو بول سکھائے جاتے ہیں اس طرح پڑھیا جاتا ہوں، اس طرح سکھیا جاتا ہوں جب قول و قسم لینے کے لیے، بھر کر تو بت آتی ہے پھر یہ ریض ضرورت پڑتی ہے، ماہوں پاٹھیا جاتا ہوں دل موزے سے خالی، بچت ہیں، آنکھیں ہیں کہم ہوئی تینیں کنپتے کوئیں اسکا طبقے ہیں، بڑھ پڑھ کے سما جایا جاتا ہوں تیکی پر بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے اسکا بار بیٹھا جاتا ہوں، سو بار زیلا جاتا ہوں یہ مجھے سے قیامت کے ہوئے، قاتوں پر راشی غیر وہوں کے یہ بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی سما جایا جاتا ہوں

کی محبت اور رفتخار تو جاگا کر کرے کے لیے بھیشیت مسلمان بیٹیں کیا اقدامات اخانے ہوں گے؟

ڈاکٹر محمد عاصف صدیقی: اس کے لیے ہمیں خود صاحب قرآن بننا ہوگا، ہمیں قرآن کو اپنے اندر اترانا ہو گا اور ہمیں قرآن کی عملی تفسیر بننا ہوگا۔ ہمیں لوگوں کو بتانا ہوگا کہ جو آدمی قرآن کو پڑھتا ہے، بحث ہے، اس کا عملی مونہ یوں ہوتا ہے۔ جب ہمیں قرآن چاہتا ہے، کی عظمت کا پتائے گا کہ تو یقینی طور پر ہم اس کے دفعائے لیے بھی میدان میں اتریں گے۔ لیکن جا را میدیا اور لبرل طبقے کے سکون اور کا بخیز جذب ہب کو سیدہ اور ریسہ روسہ و روان کے مجموعہ کے طور پر جو شکر ہے میں اور آپ نے ہمارے پار یعنی شیزادہ اور برے دانشوروں کو کہتے ہوئے سنا ہوگا کہ مذہب ایک لیکھیدہ چیز ہے اور یہ اعلیٰ و نعمت ایک مذہب کا تصور ہے اور جو دنیا کیا تو ایک مذہب ہے جیز ہے۔ مم کہتے ہیں کہ قرآن مجید قیامت میں کے لیے مکمل شاطبیکیات ہے لیکن اس میں نظام یا ساست، نظام بھیشیت، نظام عدل اور نظام حکومت بھی ہے۔ لیکن یہ حکومتوں کی مذہب ایک لیکھیدہ چیز ہے اور یہ اعلیٰ و نعمت میں بتوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو مسلمانوں نے کہ میں غرر سے لگا دیے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس برائی اور فتنے کو بروز قوت روکنا چاہیے اور یہ حکومتوں کی مذہب اور داری ہے کہ معاشری اور سیاسی سُل پر ان کو ضرب الکلی جائے۔ مغرب اخلاقی دعویٰ یہ ہے کہ اس کا شکار ہو چکا ہے لیکن اس کی مذہبیں پڑتا، اگر آپ کے پاس مسکری ہو اپدینے کی استطاعت نہیں ہے تو چیز اسے کہ اس کی مذہبیں کا تصور ہے اسے کوئی فرقی نہیں پڑتا، اگر آپ کے پاس اسکی مذہبیں کی مذہبیں اسے اتنا جو اپ تو یہ اسکی جاگار آن کی ملک مکھانے آئے مگر ہماری حکومت اسلامی کا کاز سے زیادہ جغرا فیلی، ساسی، مسلکی اور عالمی اقیانی تھے اسے کیا تو اس کے نتیجے میں ایک کارچا قرآن کیا جھانقاہ حرمت سے بھی شاید زیادہ اہم ہے۔ یہ بھیتی کی بات ہے۔ ایک چیز نوٹ کرنے کی ہے کہ یوپ میں مسلمانوں کی ایجادی بڑھ رہی ہے اور دہاں کی ذمیوگرانی تبدیل ہو رہی ہے۔ لیکن یوپ اس بات سے خوف زدہ ہے کہ آئے والی دو دنیا میں کہیں مسلمان اکثریت کی بیان پر برسر اقتدار تھا جائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یا تو مسلمان شیطانی عمل کے پیچے کیا خواہ کار فرائیں؟

شجاع الدین شیخ: اگر ہم گزشتہ ایک صدری کا جائزہ لیں تو اسلام اور اسلام کے مقداد سات کے خلاف ان گست کارروائیاں مغربی معاشروں میں وکھائی، سے رہی ہیں۔ گزشتہ چند سالوں اور گزشتہ چند دنوں میں مسلسل یہ واقعات بر جمیع طبقے بارے ہیں۔ اپنے بات کی کیا یہ کوئی گریت یا کم کا حصہ تو نہیں؟ پیچی بات ہے کہ خدا ہمیں کوئی سلطان کو یا تو مسلم اقوم تھکہ بیانی پا جائے۔ تینیں نہیں، ایک جا سکتی۔ اس وقت مسلمانوں کو کنیتیں اور نئے نیئر ریکی ضرورت ہے۔

سوال: دنیا بھر کے انسانوں کے دلوں میں قرآن پاک

چاکل کو صرگوشیں لا

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

خواہی بھلا کیوں؟

افغانستان ہمارا برادر ملک اور ہمسایہ ہے۔

ہمارے درمیان تاریخی، ایمانی، نسلی اشتراک ہے۔ جبکہ

امریکہ نے تاریخ کی سب سے بھاری جنگ وہاں لڑی اور

عمنواں ہمیں بھی اچھیا۔ اب امریکہ پاکستان میں کون کون

سے مشترک مقادیر ہیں جن کی مشاورت ہم سے درکار

ہے؟ عوام کو اگر اپنا اور پاکستان کا مستقبل خوبیز ہے تو

حکمرانوں سے امریکہ میکنیں بڑھانے کی ہوا زرسروکوش

کر رہا ہے اس کی وجہت خوبیز ہو گئی۔ سائنس کی تحقیقات

میں ہے لاؤ ہو کر پیدا کیتا لازم ہے کہ اس کا فائدہ کس کو

ہو رہا ہے؟ بحارت امریکہ ہمارا دوست نہیں۔ یہ چیز

چیزیں مالا طلاق فرمائیے پھر ہم آپ کو گزشت پائیں سالوں میں

امریکہ کا چہرہ دکھائیں گے تاکہ ہمیں مختلفی نہ ہوں۔

موسم ایک سوراخ سے بار بار نہیں دے جاسکتا! اور اس

ہاؤں نے حقیقی جانوں کے ضیاء پر افسوس کا انہصار کیا

ہے۔ ترجمان اپنے بیان میں کہا: ”پشاور سے

افسوسات اور دل بدلادیے والی خبر سامنے آئی ہے۔

نمازیوں پر حملہ ناقابل معافی ہے۔ نمازیوں کو شاندی بنا

غیر مددوار اعلیٰ ہے۔ امریکہ پاکستان کی بھال اور تعمیر

تو کو کوششوں میں مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ یہ

الفااظ نوٹ فرمائیے پھر ہم بائیکیں سالوں میں امریکہ کا

پاکستان کے لیے پرد پھرا دوڑے دار اعلیٰ ہیں“ تاہذہ کریں

پاکستان سے راطبوں میں گرم بوی کا مطابقہ فرمایا ہے۔

13 اگست 2021ء، افغانستان کے بعدکی خشندی بائی کریمی میں

یا بالکل نظر ہے۔ سیاست کام کنابر نے انساودہ بہشت

گردی اور سرحدی سلطنتی (وہی سرحدی سلطنتی ہے امریکہ

نے خود چار سو ڈرون ہملوں سے رومندا تھا۔ اس موقع پر

امریکی ٹکٹکوں فرمائی۔ انتہا تحریت کیا۔ اس موقع پر

امریکی ٹکٹک خارج کے مطابق پاکستان سے مددوہ اہم امور

پر بات چیت جاری ہے۔ امریکی نمائندہ خصوصی پاکستان

کے دورے پر ہیں اور افغانستان میں مشترک مقادیر تیز

خواہیں کے حقوق کی بھال مکن بنانے پر مشاورت ہو رہی

ہے۔ پشاور دھماکے پر افغان خواہیں کے حقوق کی مرثیہ

کا اعلان کر کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

امریکہ اپنی عورت پر اپنی قیاس نہ کرے۔ ان

کے گھر عورت کے وجود سے خالی ہو چکے۔ وہ تیچاری بالی وہ

پاکستان امریکہ وہ سیکے باقیوں دائرہ کے سفر

میں ایک مرتبہ پر جو بہاں آن گھرے ہے جہاں سے وہ بکشل

تمام دہشت گردی کی جنگ کے خاتمے اور امریکی ہریت

(اگست 2021ء) کے بعد انکل پا چاہا۔ میں سال ہم نے

فرفت لائن اتحادی بنا کر سو بیانیں بھی کھاناے اور سچوتے

بھی! فرفت لائن ہونے کا طبقہ ہم نے امریکی نیوی سپاہ

کے لیے ڈھال کا کام دیا۔ آخری دم تک ان کی تمام تھی

ضروریات نیم پالائز کی صورت بے دام یا سائے داموں

پاکستان کی شہریتی و ندنی گزیں۔ اپنی لاکھ چانوں کا

ند ران پیش کیا۔ (تائین بیوں کے تین ہزار منے والے

امریکیوں کے بدلتے چکاتے۔) کویشن سپورٹ فنڈ

بے حاب طقوں اور جاتے کیا نے احسان کے ساتھ مصل

کیا تا۔ آکا امریکی اپنی اخراجی پر چھپ کھو دہم نے اگلی دی۔

اب ایک مرتبہ پھر ہم اسی مقام پر خود کو ٹھپا پا رہے

ہیں جہاں دھماکوں سے ملک از رسویز رہا ہے۔ ساخت

پشاور میں مسجدوں میں بوس ہونے میں بھاری جانی اضافی

اور اس پر ہم نوچ یا اس آرایاں ہر یہ تیش اور الجھاد کا

سامان ہے۔ ذریں جملے سے لے کر اس کا کام کرتے

با نہ تک۔ امریکے نے اپنے کر گلے ہاتھوں دہشت گردی

کا از سرور اگ الاضمیت ہوئے جسے بھوٹ و جنہے کے ساتھ

طالبان حکومت سے متعلق یا الائچیں بنانے کے لیے

پاکستان سے بڑے پھر اور اور اور اعلیٰ ملکی تازہ کریں

گے! تاہم اس انتہائی اذیت وہ مرط میں افغانستان میں

خواہیں کے حقوق کی بھال کا نہ کرنا ناقابل فہم ہے۔ ہم

اس جنگ میں امریکہ کے باقیوں دیکھ لے جانے ہی کے

آغاز شاکِ جنگ رہے ہیں۔ اب ہمیں افغانستان کے

گھروں میں بھی کار بندوںی معاملات (ان کی خواہیں ان کا

انتہائی تھی محال میں بھال کیا جائے ہے کیا کوئی

مطلب؟) میں وغل اندوزی کر کے یا ایسے واقعات کا

از امام ان پر عالم کر کئی تباہی پر اپنے سر لئے ہے کیا؟

امریکہ اپنی عورت پر اپنی قیاس نہ کرے۔ ان

کے گھر عورت کے وجود سے خالی ہو چکے۔ وہ تیچاری

بالی وہ

پشاور دھماکے پر افغان خواہیں کے حقوق کی مرثیہ

کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

کار بندی کی تیاری کیجیے کیونکہ جانے کی ایسی خواہیں ہیں کیا؟

مخفی اور غیر مذکور دارا رہے تھے اور اسے والا کوئی جانی ترین جان 130 کتوبر 2006ء میں باجوہ مدرسے پر ڈروڑے جملے میں بیڑا مکونی کی بر سات کی خوبی یاد فرمائے۔ اسکے پس نہ ہیجن، کی روپرست کے مطابق اس عالم میں کچھ ہیں 80 مرنے والوں میں 69 پچھے تھے۔ سب سے کم عمر کچھ 7 سال کا تھا۔ جو تعداد 8 سال تا 14 سال عمر پہنچ کی تھی۔ کچھ کچھ 21 سال کے تھے۔

پاکستان نے یہ این کو روپرست دیتے ہوئے (راہنماء: کتوبر 2013ء) بتایا تھا کہ جس سالوں میں امریکہ کی طرف حملوں میں مارے جانے والے 2200 انفرادیں ہے اس سے 400 ہامشہ تھے۔ شدید رخی 600 ہوئے۔ جو 200 وہ تھے جو نہیں لڑا کا غیر محارب تھے۔ یہ سب قابلِ معنی ذمہ دار اور امریکی دلوں کے اطمینان کا موجود تھا؟ اور خور طبقات کے لیے یہ خوبچاں 20 سال جنگ مہانا مکونیں ہے۔ مگر پاکستان کی تاریخ اور جغرافیہ سے محبت رکھنے والے اپنے خون سے زمین پتختی والوں کا اک

کے دل پر یہ سب لکھ کھا ہے۔ باخوسی یہ یہ کہ ان
وہ حادی و باخون میں یوں لگتے کہ گوایا پاکستان کا مقصود جو اسے
یہ دل و جان سے امریکہ کا بازی دار مرد ورنہ بن کر اس کے
خدمت کرتا تھا۔ سماجی سیکیں اگست 2021ء کے بو
امریکہ پاکستان تعلقات کا باب ذرا تازہ فرمائی تو آئی
پشاور میں نام سے بڑھ کے چاہے تو پچھکنی کیبل
والے امریکی کو پہنچان جائیں گے۔
ان کا نیسیں یہ کہ کہاں دنما کہ تعمیر فوار، بھائی میں
بیان سے لکھا تھا۔ پاکستان کو نشویچہ کی طرح استعمال کر
کے لگنگی سے تعمیر کروڑا دن میں پہنچنے والا رہ یہ تھا۔
یہ خری وور میں نرم اور پاکستان مابین تینی ہیوں کے
تمدین کے نے پاکستان کو ایروپ اور دناریے اور وہ دہشت
گردیوں کو پناہ دیتا ہے۔ حالانکہ پر پاکستان گواہ ہے کہ
ذرا بارہ مسلم و بیدار اپنی قوت و جوہنوں کو جرم سے گناہی میں
ولے امریکی خاطر اپنگلی کی عفریت کی جیت چھایا۔ لال
سچد کو خون میں نہالیا، قیائلی عطاوں میں لکھوچا آبادی

گلشنہ انسداد سے

سود کی حرمت کے حوالے سے اعتراضات اور آنکے جوابات

نوال اعتراف: اداۓ قرض میں مزید مہلت کے عوض لیا جانے والا اضافہ ربوا کہلاتا ہے۔ جواب یہ ربووا کی خود ساختہ تعریف ہے کہ ”ادائے قرض میں مزید مہلت کے عوض لیا جانے والا اضافہ ربوا کہلاتا ہے“، قرض پر لیا جانے والا کوئی بھی اضافہ ربوا ہے اور اس کا مہلت سے کوئی تعلق نہیں۔ بحوالہ ”سود: حرمت، خبائیں، اخکالات“، اخ حافظ اکبریست نویں احمد

آپ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 293 دن گزر چکے!

Quote on Riba

“Interest on debts grow without rain.”

Yiddish (Jewish) Proverb

تاریخ تحریک آزادی کشمیر

رفق چودھری

پاکستان ایکم میں پچھلے کشمیری شامل تھا اس لیے اس کے اڑاث کشمیر میں بھی پہنچے۔ اس کے بعد بر صغیر میں جوں جوں مطالبہ پاکستان زور پکڑتا گیا کشمیر میں بھی آزادی اور پاکستان میں شمولیت کی تحریک مقبول ہونے لگی۔ افغانی دوں 1933ء میں سر بر صغیر پر صوبہ سندھ جوں و کشمیر مسلم کافروں کی بنیاد رکھی گئی۔ ان تحریکوں کے باعث مسلمانوں میں تحریک آزادی کا جوش والوں بڑھ رہا تھا اور وہ اس کے لیے مظہر ہو رہے تھے۔ دوسری طرف اکتوبر بمبارست کا خوب دیکھنے والا بندوق طبلہ پر ہندوستان کو اپنے قبیلے میں رکھنا چاہتا تھا۔ کشمیر میں بدلتے ہوئے حالات دیکھ کر انہوں نے بھی بندوں اپنی تھیج سندھ میں اسٹریٹریو سوامی سیوک سنگھ کو کشمیر میں دعوت دی کہ وہ بیان اپنے اڈے قائم کرے۔ چنانچہ 1934ء میں آرائیں ایسیں نے اپنا کام شروع کر دیا اور جانبھا اس تھیم کے مراکز کھل گئے۔ یہ مرکز بظاہر ورزش کا اور اکاڑا کے کی مانند تھے کہ جہاں بندوں جوں جسانی ورزش کرت تھے لیکن درستیت پر ریاست کی بندوں افقتیت کو مسلمانوں سے بندرا آزمائے ہوئے کے لیے جگلی تربیت فراہم کرنے کے مراکز تھے۔ سیکھ مرکز بعد ازاں مسلمانوں کے خلاف مظہر مظالم اور قتل عام کے لیے استعمال کیے گئے۔

ریاست جوں و کشمیر کی 80 نصید آزادی

مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ اس کی 600 میل بھی

سرحد پاکستان سے ملیتی تھی۔ ریاست کی واحد ریلوے ایلن

سیالکوت سے گزر تھی اور بیرونی دنیا کے ساتھ ڈاک اور

تارکانہ گام بھی پاکستان سے جراحتی۔ ریاست کی واحد ریلوے اور

پانچ سرکیں روپنڈی اور سیالکوت سے گزر تھیں۔ پھر

یہ کہ پاکستان کوکیریں 1933ء میں کشمیر کو پاکستان کا

لازی حسد ظاہر کیا گیا جس کے بغیر پاکستان یا کامل تھا اور

کشمیری مسلمانوں نے پاکستان کوں سے قبول کر لیا تھا۔

ان تمام وجہات کی بنا پر اہل کشمیر کی اکثریت پاکستان

کے ساتھ شامل ہوتا چاہتی تھی لیکن بدعتی سے مسلم لیگ

نے کشمیری اس تحریک کو اپنے قبیل میں استعمال کرنے میں

ایک بڑی غلطی کا رنگ لکھ کر لے۔ جب 3 جون 1947ء کو

تقریباً ہندوستان مذکور ہوا تو بر صغیر 562 ریاستوں کو

آزاد چھوڑ دیا گیا تھا کہ وہ اپنے چھرانقی اور معماشی

اویس تھے اسی میں مسلمانوں میں بھی اور مسلمانوں میں بھی

بہت اس وقت تھی جب 2016ء میں شہیر یوں کے بارے میں اکیلے مذکور کرنے والی کمپنیوں کے بارے میں بحث کیا گیا۔ اس کے بعد تحریک آزادی میں بیان جوش اور اعلوں پیدا ہو گیا۔ بھارت کے لیے اب اس تحریک کو بات مشکل ہو گیا لہذا اس نے آئین میں ترمیم کر کے آئیلک 370 اور A-35 کو ختم کر دیا جس کے تحت مقدوم شہر کو ایک خود مختاری ریاست کی دیشیت حاصل تھی اور آئین کی یقینی شہر کو بھارت میں ختم کرنے سے روک رہی تھیں۔ بھارت کے ان تمام اقدامات کے باوجود آج بھی شہیر یوں کے حوصلے اسی طرح بلند ہیں۔ وہ بھارت یوم ہجوم یا کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں، 5 فروری کو پاکستان کے ساتھ الحاق کا عزم تازہ کرتے ہیں۔ گزشتہ چند ماہوں کی دوران سخت ترین کریمی اور محاصرے کے باوجود کشیر یوں نے ایک بار پھر پوری دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ تم ہر صورت بھارت سے آزادی حاصل کر کے رہیں گے اور پاکستان سے الحاق تھی کشیر یوں کی منزل ہے۔

✿✿✿

ایسٹ آپ کے درمیان ہے۔
لکھر جمع ہو گیا۔ یون م موجودہ آئندہ دنیا فوج سے بھی آزاد کرے۔
بھارت فرار ہو گا تھا اور اس
تھی۔ بھارت نے اس شرط
سے الماق کی دستیاریات پر
فوراً حاضری بھری۔ چنانچہ بھارت
کے دیگر حصوں میں پہنچنا
لکھت کوئی نہیں دیکھ کر بھارت
لے گیا۔ وہی طرف ریا
دھونکہ دینے کے لیے بھارت
بھارت کے ساتھ الماق مخفی
تھی۔ فیصلہ ہوں وہ کشمیر کے باشنا
فیر جانبدار رائے شایدی
بات کا اعلان پڑت جواہر
سامنی چھان کے پیش ظراہنی اپنی آپا ہی کی تھا اشتافت کے
مطابق بھارت یا پاکستان سے الماق کر لیں۔ لیکن مسلم
لیکن نے اس فیصلہ کو قبول کرنے کی بجائے یہ تجویز پیش کر
وہی کہ یا توں کے حکمران فیصلہ کریں کہ وہ کس کے ساتھ
الماق کریں گے۔ شاید اس کی وجہ تھی کہ ریاست
حیدر آباد کا حکمران مسلمان تھا اور مسلمان رہنماؤں کو تین
تھیں کہ وہ حیدر آباد کی امیر کیہر ریاست کو پاکستان میں شامل
کر دے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ بھارت نے فوج بھیج کر
حیدر آباد پر بھی قبضہ کر لیا جبکہ وہی طرف کشمیر کو دو گرد
رواج نے بھارت کے ساتھ الماق کا اعلان کر دیا۔
یون پاکستان کشمیر سے بھی محروم ہو گیا اور حیدر آباد بھی اس
کے پاتختن آیا۔

اس بات کی خبر جب غیر کشمیری باشندوں کو ہوئی تو
نحوں نے ملے کیا کہ وہ گرد و ران کے خلاف لڑیں گے
اور ریاست کا الماق پاکستان سے کروائیں گے۔ لیکن اس

اقومیت ہے میں پھارت کی طرف
کی ایجین مظہور گئی گئی اور
قرار داد پیش کی کہ شیریک کافی
چاہے گا اور انہیں حق خواہ
5 راگت 1948ء کو تو
ارادت مظہور گئی لیکن چون کوئی
مسلمانوں کو دھوکہ دیتے کے
لئے عمل درآمدہ ہو سکا۔ وہ
چدو جد آزادی کو چاری رکب
مطابق عمروں و زوال آتے
تو نئے کے بعد تحریر یک آزاد
پہاں بھی گوریا جاتک کا آغا
کی تھیں وہ جوں میں آئیں
اور فوج نے اس تحریر کی کوڈ
مظاہم اختیار کیے اور اس کی
سلسلہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور مسلمانوں کے قتل عام اور
ریاست بدھی کا طریقہ کار اپنایا گیا۔ چنانچہ اس وقت
جوں میں لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا اور بہت سوں کو
خواہ کر لیا گیا۔ بہت سی صورتیں جنہیں پاکستان لے جانے کا
کہ کہ کر تو جوں میں بھایا گیا وہ اہم اہمیت کے فنڈوں کے
حوالے کر دی گئیں جنہوں نے ان کی صحت دری کی اور
بعد ازاں اسیں قتل کر دیا۔ یہوں جوں میں لاکھوں
مسلمانوں کو قتل کیا گیا جوں کے بعد مجاہد کو پونچھ کی گل
سوچی۔ پونچھ میں 95 فیصد مسلمان تھے۔ یہاں بہت
سریز اڑتی خوبی بھی تھے۔ ان تک جب مسلمانوں کے
قتل عام کی اطاعت پہنچی تو فوج اڑانے کے لیے تیار ہو
گئے۔ وادی کے لوگوں نے عروتوں اور بچوں کو پاکستان
 منتقل کرنا شروع کیا اور خود سرپر کافن باندھ کر ڈوگر فوج
سے لے تشریف کر دیا۔ چنانچہ رواہ کو اکتوبر وادیِ حجم اور

10

ظالم کی موت غم کرنا بھی ظلم میں شامل ہے۔

forbidding evil.

- A disciplined, collective struggle must be waged, instead of individual endeavor, for the establishment of Islamic societal justice on social, economic and political levels.
- Efforts should be undertaken for the establishment of the Deen, above and beyond all types of grouping and sectarian enmity.

Key takeaway: Even now, if the Muslim Ummah readies itself to fulfill its individual and collective duties, and securely grips the Rope of

Allah (the Holy Quran) and the Sunnah of the Prophet (SAAW), then surely, Allah (SWT) Almighty will once again bestow upon the Muslims their lost stature and prestige. In the words of Iqbal:

If you are loyal to Muhammad (SAAW), We are yours

This universe is nothing, the Tablet and the Pen are yours

Source: Adapted from the English translation of a handbill issued by Tanzeem-e-Islami

خصوصی رپورٹ

امیر تضمیم اسلامی کا سالانہ دورہ حلقہ اسلام آباد

ایک بڑی تعداد نے فرش پر بیٹھ کر ایمیر محترم کا خطاب پورے ائمہ اک اور بھی کے ساتھ ساعت کیا۔ عشاۃ نے پار اس جلسے کا اختتام ہوا۔

15 جوئی کو نماز فجر کے بعد دارالقرآن کو رنگ ناون میں علاجے کرام کے ساتھ

ایمیر محترم کی ایک نشست ہوئی جس میں کوئی جگہ ناون کے علاوہ، سوال گارڈن، سی ٹی اے

ناون، پیس فاؤنڈیشن، جناح گارڈن اور بکریہ ناون کی مساجد کے 17 آئینے و خطب

حضرات نے شرکت کی۔ ہائی تعارف کے ساتھ ایمیر محترم نے تضمیم اسلامی کے بانی محترم

ڈاکٹر اسرار الحمد صاحب الداہر سے ایمیر محترم حافظ عاشر میڈیع حظ اللہ کے ساتھ کرام کے

ساتھ ربط و تعلق کا خصوصی و ذکر کیا اور بتایا کہ یہی تعلق باہمی کا شروع ہے کہ اس وقت تقریباً

و زیرِ حکومتی طبق اسلامی میں شامل ہیں۔ تاشتہ پر تقریباً چھٹیں کی پہنچیں۔

سازھے نو بجے بیجے نیل ایکڑی رج روائی ہوئی جہاں پر چندیہ افراد کے ساتھ پر گرام

ٹلے کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ایمیر محترم نے ”وجاہی تبندی“ کی پیغام برداری کا مفصل

اور ملیخ خطاب فرمایا۔ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی چلا اور جاہی تبندی سے بچا کی

تجاذب یعنی سمجھنے آئیں۔ ایک تجویز یعنی کہ جاہی تبندی کے زیرِ ایڈ اور نفعوں ملکی

اوروں کے درمیان پرے معاشرے میں سراحت کرتے ہوئے۔ ایسے میں معاشرے کے

باشکور اور سرکردہ حضرات و فوکی ملک میں مقدار اوروں کے سربراہوں سے ملاقاتیں کر

کے اپنی اس مسئلکی علیحدی سے آگاہ کریں تو شاید اصلاح کی کوئی صورت پیدا ہو جائے

اور کم از کم نی عن انکل بلسان کا فریضہ تو ادا ہو جائے گا۔ تقریب اک اختمام پر سائبی چیز

آف نیل ساف ایڈ مرل و کام اللہ صاحب نے ایمیر محترم کو پنڈت نگر شرکاء کے ہمراہ اپنے

گھر پر تبرانے کے لیے عوامیہ کو یاد کیا۔ تبرانے کے بعد ایمیر محترم کے گھر پر تبرانی

لائے۔ نماز مغرب سے پہلے آئی ایک کی الفرقان سجدہ پہنچے جہاں پر آپ نے پاکستان کی

موجودہ صورت حال اور اس کا مستقبل کے موضوع پر تقریبیاً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ نماز

عشاء کے بعد ایمیر محترم ناہب نامہ اعلیٰ راجح محمد احمد صاحب کی معیت میں اسلام آباد کے

ہوائی اڈے سے روان ہوئے۔ جہاں سے سازھے نو بجے کی پرواز سے کراچی تبرانی لے

گئے۔ دوسرا کی مشقت بھری صروفیت کے بعد جب آپ ہم سے اوداع ہوئے تو ہم مول

کی گہرائیوں سے ان کے لیے چند بات تکمیل کے ساتھ دست بدعا ہی تھے۔ احمد و فتحاللہ

تحب و رضا۔ (رپورٹ: اکٹھر اختر خان)

تضمیم اسلامی اپنے رفتہ کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک جام سالانہ منصوبہ (Planner) ترتیب دیتی ہے جس کے تحت ملک کے طول و عرض میں پورے سال یہ

سلطان چاری رہتا ہے۔ اس منصوبے میں ایمیر محترم کے دورے بھی شامل ہوتے ہیں۔

سال 2023، کے منصوبے کے طبق ایمیر محترم کے کل 20 حقوق میں سے حلقہ اسلام آباد

کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ایمیر محترم کے درودوں کا آغاز یہاں سے ہوا۔ 13 جوئی

2023ء کی رات کو ایمیر محترم کا راجحی سے اسلام آباد پہنچے۔ ہوائی اڈے سے نائب ناظم

اعلیٰ راجح محمد اصغر کے ہمراہ ان کے گھر پہنچے۔ رات ان کے ساتھ قیام کیا۔

14 جوئی کو نماز فجر کے بعد جو ڈیشل کا لوگوں کی سہیں خطاہ فرمایا۔ بعد ازاں

حلقوں اسلام آباد کے جملہ رفاقت کے ساتھ نشست کے لیے 19 نومبر کی آئی ایڈ

مرکز میں واقعہ فرقان سجدہ پہنچے۔ ٹیک 10 بجے تک کبر بالقرآن سے تقریب کا آغاز ہوا۔

خلافت قرآن کریم کی سعادت حافظہ علیل آمنہ فرمانے حاصل کی۔ درود صدیک کی ذمہ داری

فرزین تاج نے ادا کی۔ اپنے حلقہ کی متناسب تبلیغ، مندرجہ ذرہ جات، دوران سال میں

شامل ہونے والے رفتہ اور معاونین حلقہ کا تعارف اسلام آباد پہنچ کیا۔ ہائی تعارف اور

چائے کے کے بعد سوالوں جواب کی طرف ملک نشست ہوئی جس میں ایمیر محترم نے رفتہ اور

کے سوالات کے مفصل اور تعلیمی بخش جوابات دیئے۔ اختمام پر ایمیر محترم نے پہلی مبتدی

رفقاٹ سے اور بعد میں ملکر مرفقاٹ سے بیعت منسوبوں نے۔ تاکم اعلیٰ تضمیم اسلامی ذمہ دار عطا

الرحیم عارف نے بھی اس اجتماع میں ہزویہ شرکت کی۔ نماز تبرانے کے بعد تمام حاضر رفتہ

نے ایمیر محترم کے ساتھ تبرانے میں شرکت کی۔

و پہر 2 نومبر کی 30 منٹ پر حلقہ اسلام آباد کے ذمہ دار کے ساتھ ایمیر محترم کی

خصوصی نشست ہوئی۔ ذمہ داران نے یہی سوالات کیے اور ایمیر محترم سے تعلیمی بخش

ہویا۔ پاکر قلنی و ہبھی طینان حاصل کیا۔ نماز اعرض پر نیشت اختمام پر ہوئی۔

نماز عشاء کے بعد مقامی تبلیغ کوئی جاون کے زیر انتظام منعقد ہے جسے عام میں

ایمیر محترم نے پاکستان کے ممالک اور ان کا محل کے موضوع پر تقریبیاً ایک گھنٹہ خطاب

فرمایا۔ اس کے لیے ایک سچ و عریض مارکی میں مردوں اور خواتین کے لیے علیحدہ ملکہ

انتظامات کیے گئے تھے۔ حکمت سروی کے باوجود مارکی میں تماشیں پر ہونے کے بعد

Survival of Muslim Society: Modesty

The fact of the matter is that of the three segments of collective human life, secular forces have already triumphed over us with regards to politics and economics. Whereas on the social plane, we still display some degree of resilience. The current predicament is such that on the one hand, the honor and protective attributes of men are badly injured, while on the other, the shyness and modesty of women, owing to being furthest from Islamic teachings, have been vehemently attacked by enemies of Islam, who are utilizing various NGOs and agents equipped with a social engineering program, glamorized slogans, and additional deceptively elegant names. Today, our survival and steadfastness only lies in turning back and adopting the concrete societal values provided by Islam.

What is Haya? Sharam-o-Haya signifies the inherent human virtue which stops one from shameless deeds. If a person commits some evil deed after being overcome by an innate urgency, then this virtue of Sharam-o-Haya reproaches. Modesty and true faith are inseparable.

Let us turn our gaze towards ourselves with the intent of self-assessment, in light of Quranic verses and Prophetic traditions:

- “The hypocrite men and women are from one another. They enjoin what is wrong and forbid what is right ...” (*Surah At-Taubah: 67*)
- “The believing men and believing women are allies of one another. They enjoin what is right and forbid what is wrong ...” (*Surah At-Taubah: 71*)
- “Indeed, those who desire that immorality may spread among those who have believed will have a painful punishment, both in this

world and the Hereafter.” (*Surah An-Nur: 19*)

- “Modesty is a part of faith, and (people of) faith would be Paradise, whereas, indecency is evil, and (people of) evil will enter the Fire.” (*Musnad Ahmed*)
- “The Prophet of Allah (SAAW) cursed those men who adopt the likeness of women, and also those women who adopt the likeness of men.” [I.e. in appearance, mannerism and attire etc.] (*Jami' At-Tirmidhi*)
- “If you let go of modesty, then do whatever you please.” (*Sahih Al-Bukhari*)

Practical steps at the individual level, for the promotion of modesty:

- Choosing of attire based on the rulings of Satr and Hijab, indulgence in pure conversations, and abstaining from immoral behaviors.
- Refraining from participating in mixed gatherings, avoiding meeting with non-Mahrams in private, and totally desisting from shaking hands with them.
- Making efforts to become a robust barrier in the way of the attempts being made to impose the filthy LGBTQ+ agenda in the Islamic Republic of Pakistan and the notorious Transgender Act 2018 which is being used for this malicious purpose.
- Practicing Ghadh-e-Basr or lowering of the gaze both inside and outside the home, and adopting of the obligatory veil.

Practical steps at the societal level, for the establishment of an Islamic society:

- The reason due to which the Muslim Ummah has been dubbed the “best of nations” in the Glorious Quran is its fulfilment of the duty of enjoining right and

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگرفی
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکسان مفید

